Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

सोवियत जायज़ा

जी० ए० सिवन

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سوویت لینڈ

جلد ۱۱ ۱۰ اگست

نمبر ۳۶ و ۳۷

۱۵

- ہندستان کی آزادی کی ۳۰ ویں سالگرہ
- امن دوستی اور تعاون کے

سوویت، ہند معاہدے کی چھٹی سالگرہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سوویت جائزہ

اپنے قارئین کو

ہندستان کے یومِ آزادی کی

۳۰ویں سالگرہ پر

پُرخلوص تہنیت پیش کرتا ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

1318

سوویت جائزہ

۳۶ و ۳۷ جلد ۱۱ ۱۰ اگست ۱۹۷۷

1318;U

فہرست

ایڈیٹر کے قلم سے: ۱

تیس شاندار سال ۲

لیونڈ بریژنیف کا پیغام تہنیت

شری نیلم سنجیوا ریڈی کے نام ۶

سوویت، ہند دوستی کا مزید استحکام

ماسکو ٹیلی ویژن کو شری مرزجی دیسائی کا انٹرویو ۷

سوشلزم کے پیدا کردہ امکانات

پروفیسر ستیلا والیانوسکی ۹

سوویت، ہند تعاون: ایک ولولہ انگیز مثال

این۔ وی۔ گولدن ۱۶

لوہا اور فولاد

ایوان کاشانتسس ۲۰

کوئلہ

بی۔ برات چینکو ۲۳

تیل اور قدرتی گیس

دنہ نداسا تکوتیف ۲۵

زراعت

وی۔ کے۔ مسیاتس ۲۷

سوویت، ہند تجارت اور معاشی تعاون

جی۔ سیمینلکوف ۲۹

"ہند سوویت دوستی قومی اتفاقِ رائے پر مبنی ہے"

ایل۔ کے۔ اڈوانی ۳۲

ہندستان کی تیل کی صنعت کے لئے ہمہ گیر سوویت امداد

ایچ۔ این۔ بہوگنا ۳۴

قانون ساز کیا کہتے ہیں

یوہی شینبالن ۳۸

جی۔ اے۔ سیورمن — ایڈیٹر

اے۔ آئی۔ نچاتوریان — منیجنگ ایڈیٹر

احمد معظم — جوائنٹ ایڈیٹر

وی۔ آئی۔ آرتامونوف — آرٹ ڈائرکٹر

ہندستان کی ۱۱ زبانوں اور انگریزی میں شائع ہونے والا رسالہ

پرنٹر و پبلشر آر۔ جی۔ اکولوف نے پنجابی پریس، نئی دلّی میں چھپوا کر محکمۂ اطلاعات سفارت خانۂ سوویت یونین، ۲۵۔ بارہ کھمبا روڈ، نئی دلّی سے شائع کیا۔

اس شمارے کے تمام مضامین نوو وستی پریس ایجنسی نے فراہم کئے

اس شمارے میں شائع شدہ مضامین کو حوالے کے ساتھ بلا اجازت شائع کیا جا سکتا ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سوویت جائزہ

ایڈیٹر کے قلم سے

تیس شاندار سال

چند دن بعد، ۱۵ اگست کو ہندستان کے عوام ملک کی آزادی کی ۳۰ ویں سالگرہ منا رہے ہوں گے۔ سوویت جائزہ اپنے قارئین کو اور ان کے توسط سے ہندستان کے تمام عوام کو اس پُرمسرت موقع پر ہدیۂ تبریک پیش کرتا ہے۔

۱۹۷۷ء کا سال عظیم سالگرہوں کا سال ہے۔ اسی سال سوویت یونین کے عوام بھی ایک یادگار تاریخ کی تقریب منائیں گے۔ ۶۰ سال قبل دنیا نے عظیم اکتوبر سوشلسٹ انقلاب کا مشاہدہ کیا جس نے عالمی تاریخ کی روش کو یکسر تبدیل کر کے رکھ دیا۔ اگرچہ بنی نوع انسان کی سماجی و سیاسی سرگرمی کا ایک بھی میدان اس کے اثر و نفوذ سے باہر نہیں رہ سکا، تاہم، عظیم اکتوبر انقلاب نے سامراجی غلامی کے شکنجے میں مبتلائے آلام قوموں کی تحریک قومی آزادی پر کچھ زیادہ ہی گہرا اثر مرتب کیا ہے۔ فی الواقع، عظیم اکتوبر انقلاب کے بعد اور اس کے نتیجے میں سامراجی غلامی کے خلاف عالمی جدوجہد کے ایک نئے باب کا آغاز ہوا۔ ہندستان کو اس جدوجہد میں ناگزیر طور پر ایک اہم رول ادا کرنا تھا۔ اور یہ بات اہمیت سے خالی نہیں ہے کہ اس سال ہندستان اور سوویت یونین، دونوں ہی ملکوں کے عوام اپنی حالیہ تاریخ کے اہم ترین واقعات کی تقریب یعنی ہندستان کی آزادی کی ۳۰ ویں سالگرہ اور عظیم اکتوبر سوشلسٹ انقلاب کی ۶۰ ویں سالگرہ منا رہے ہیں۔

سالگرہ کی یہ دونوں تقریبات، ایک طرح سے، اس رشتے کی علامت ہیں جو دونوں قوموں کے درمیان، قومی اور سماجی آزادی کے لئے دونوں کی متعلقہ جدوجہد ـــــ عصرِ حاضر میں سماجی ترقی کے دو عظیم دھاروں ـــــ کے درمیان اور آج کی دنیا میں امن و سلامتی کے استحکام کے لئے ان میں سے ہر ایک کے رول کے درمیان موجود رہا ہے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

عظیم لینن اس عظیم رول سے بخوبی آگاہ تھے جو قوموں کی برادری میں ہندستان کو ناگزیر طور پر ادا کرنا تھا۔ یہ لینن ہی تھے جنھوں نے ہندستان کی جدوجہدِ آزادی کی تاریخی اہمیت کی نشاندہی کی تھی۔ یہ ایک ایسی جدوجہد تھی جس کے اثرات اس ملک کی اپنی سرحدوں سے آگے تک محسوس کئے جانے والے تھے۔ اسی کے ساتھ ساتھ سوویت عوام کو ایک نئی زندگی کی تعمیر کے لئے ان کی جدوجہد کے تئیں ہندستانی عوام اور لیڈروں کی ہمدردی و دلچسپی کا بھی بھرپور احساس تھا۔

ہندستان اور سوویت یونین، دونوں ہی، استعماریت، سامراج اور نسل پرستی کی اٹل مخالفت کے یکساں موقف کے حامل ہیں۔ دونوں ہی مختلف سماجی نظاموں کی حامل ریاستوں کے درمیان پُرامن بقائے باہم اور تعاون کے بنیادی اصولوں پر یکساں طور پر یقین رکھتے ہیں اور دونوں ہی جنگ کی روک تھام نیز امن کے تحفظ کے لئے کوشاں ہیں، اور سائنسی و تکنیکی انقلاب کے ہمارے اس عہد میں صرف یہی چیز بنی نوعِ انسان کو ترقی کے حصول کی اہل بنا سکتی ہے۔

آزاد ہندستان کے ۳۰ برسوں کی تاریخ، خواہ قومی معیشت کا میدان ہو یا بین الاقوامی تعلقات کا میدان، کچھ کم اہم کامیابیوں کی تاریخ نہیں ہے۔ ہندستان کی معیشت، عوامی شعبے میں بھاری صنعت کی ایک پختہ تر بنیاد کے ساتھ ایک عظیم تر چھلانگ کے لئے کمربستہ ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ اب زراعت کی ترقی میں معاونت کے معاملے میں نسبتاً زیادہ بہتر پوزیشن میں ہے۔ سوویت عوام کے لئے یہ بات طمانیت بخش ہے کہ ہندستان کی جدید صنعت و زراعت کی بنیادیں استوار کرنے میں انھوں نے بھی اپنا حصہ ادا کیا ہے۔ صدر برژنیف نے اپنے دورۂ ہند کے دوران کہا تھا: "سوویت یونین کے عوام خوش ہیں کہ ہمارا تجربہ، ہماری معلومات اور ہماری محنت آپ کے ملک کی صنعت کاری کے ساتھ وابستہ بڑے بڑے فریضوں کی تکمیل میں معاون ہے۔"

نوآبادیات کے خلاف دو قوموں کے درمیان غیر یکساں تعلقات کی تمام شکلوں کے خلاف جدوجہد نیز آزادی، امن اور ترقی کے مقصد کے لئے جدوجہد کے معاملے میں اقوام متحدہ اور دیگر بین الاقوامی فورموں میں سوویت یونین اور ہندستان کا باہمی تعاون بھی اسی غیر معمولی اہمیت کا حامل رہا ہے۔

گذشتہ چند دہائیوں کے دوران ہندستان کو ایک سے زائد بار جارحیت کا شکار ہونا پڑا یا ان فوجی تصادموں میں ملوث ہونا پڑا جن کی ذمہ داری اس پر عائد نہیں ہوتی تھی۔ ان سارے مواقع پر اسے سوویت یونین کی خیرسگالی اور ہمدردی حاصل رہی ہے۔

سوویت، ہند تعلقات کی تاریخ میں دونوں ملکوں کے درمیان امن، دوستی اور تعاون کے معاہدے کو ایک اہم مقام حاصل ہے۔ اس معاہدے پر ایک ایسے وقت دستخط کئے گئے تھے جب ہندستان کو اپنی سرحدوں پر انتہائی پیچیدہ صورتِ حال کا سامنا تھا، اور اس حقیقت سے انکار ممکن

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نہیں کہ اس معاہدے نے برّصغیر میں سامراجی سازشوں اور امن واستحکام کو لاحق خطرہ کی روک تھام میں اہم رول ادا کیا۔ حسن اتفاق سے ہمارے دونوں ملکوں کے عوام اسی سال اس معاہدے کی چھٹی سالگرہ بھی منا رہے ہیں۔

سوویت، ہند دوستی اور تعاون نے ہندستان کی معاشی وسیاسی خود مختاری کے استحکام میں ایک اہم عنصر کی حیثیت سے تیسری دنیا میں ایک ممتاز ناوابستہ طاقت کے روپ میں اس کے وقار اور رول میں بھی اضافہ کیا ہے۔ سوویت یونین کو اس بات کا اعتراف ہے کہ ناوابستگی کی پالیسی جس پر ہندستان سمیت تیسری دنیا کے بیشتر ممالک عمل پیرا ہیں، دنیا میں امن کا ایک اہم عنصر ہے اور آزاد قوموں کی آزادی کے خلاف جارحانہ جنگوں کے لئے فوجی بلاکوں کی تشکیل سے متعلق سامراجیوں کی رسوائے زمانہ پالیسی کو ناکام بنانے میں ایک مثبت رول ادا کر رہی ہے۔

ایشیائی قوموں کی اجتماعی مساعی کے ذریعہ ایشیا میں امن وسلامتی کو یقینی بنانے سے متعلق سوویت تجویز کو اسی پس منظر میں دیکھا جانا چاہیئے۔ صدر بریژنیف نے اس سوال پر سوویت یونین کی پالیسی کی صراحت کے ساتھ وضاحت کرتے ہوئے کہا ہے: "ایشیا میں سلامتی کی شاہراہ فوجی بلاکوں یا گروہ بندیوں نیز ممالک کو ایک دوسرے کے خلاف صف آراء کرنے کی نہیں بلکہ اس طرح کے تعاون میں دلچسپی رکھنے والی تمام ریاستوں کے درمیان اچھے پڑوسیوں جیسے تعاون کی شاہراہ ہے۔ ہماری رائے میں ایشیا میں اجتماعی سلامتی کی بنیاد ریاستوں کے باہمی تعلقات میں طاقت کے استعمال سے احتراز، اقتدارِ اعلیٰ کا احترام اور سرحدوں کی خلاف ورزی سے اجتناب نیز داخلی معاملات میں عدم مداخلت اور مکمل مساوات و باہمی فائدے پر مبنی معاشی اور دیگر نوع کے تعاون کے وسیع فروغ کے اصولوں پر ہونی چاہیئے۔"

گذشتہ ۳۰ برسوں کے دوران ہندستان اپنی سیاسی ومعاشی خود مختاری کے استحکام کے لئے نیز اپنے عوام کے لئے زندگی اور کام کے زیادہ بہتر حالات کی تخلیق کے لئے انتہائی سخت جدوجہد کرتا رہا ہے۔ سوویت، ہند تعاون ان مساعی کی کامیابی کو تقویت پہنچانے میں ایک اہم عنصر رہا ہے۔

ہندستان کے وزیر خارجہ شری اٹل بہاری واجپائی نے ہندستان کی خارجہ پالیسی کے تسلسل پر زور دیا ہے جس پر ملک آزادی کے بعد سے کاربند رہا ہے۔ اسے قومی سطح پر تسلیم شدہ پالیسی قرار دیتے ہوئے انھوں نے کہا ہے کہ "ہماری خارجہ پالیسی کے اساسی اصول اور اس کی بنیادی سمت غیر متنازعہ ہیں اور اسے ہمارے عوام کی تائید وحمایت حاصل ہے۔ ہم نے تمام قوموں کے ساتھ دوستی اور مفاہمت کو تقویت پہنچانے کے اپنے عزم وارادہ کا اعادہ کیا ہے۔"

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ماسکو ٹیلی ویژن کے لئے اپنے ایک حالیہ انٹرویو میں وزیر اعظم شری مرارجی دیسائی نے کہا تھا کہ سوویت یونین کے ساتھ ہندستان کے تعلقات اس کی ناوابستگی کی پالیسی کے ساتھ پوری طرح مطابقت رکھتے ہیں اور یہ "ایک ایسا رشتہ ہے جس کی ہم قدر کرتے ہیں"، دونوں ملکوں کے باہمی تعلقات کو بہتر اور مضبوط و مستحکم بنانے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے انھوں نے کہا تھا: "سوویت یونین میں اپنے تمام دوستوں کو، سوویت یونین کے تمام عوام کو میں یہ یقین دلانا چاہوں گا کہ ہم باہمی روابط کو مضبوط و مستحکم بنانے نیز لین دین پر مبنی باہمی تعاون کو مستحکم بنانے اور اس میں اضافہ کے لئے ہر ممکن کوشش کریں گے"۔

گذشتہ تیس برسوں کے دوران اس کی تصدیق ہوتی رہی ہے۔ یہ ہندستان کی زبردست ترقی کے سال رہے ہیں۔ سوویت یونین کے عوام ہندستان کے عوام کی حاصل کردہ کامیابیوں پر مسرت و طمانیت کا اظہار کرتے ہیں نیز ترقی، امن اور آزادی کے لئے ان کی مساعی میں ان کے لئے عظیم تر کامیابی کی تمنا کرتے ہیں۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

لیونڈ بریژنیف کا پیغام تہنیت
شری نیلم سنجیوا ریڈی کے نام

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے جنرل سکریٹری اور سوویت یونین کی اعلیٰ سوویت کی مجلسِ صدارت کے صدر لیونڈ بریژنیف نے شری نیلم سنجیوا ریڈی کو صدرِ جمہوریۂ ہند کی حیثیت سے ان کے انتخاب پر جو پیغام ارسال کیا ہے، اس کا متن ہدیۂ ناظرین ہے۔

عزّت مآب شری نیلم سنجیوا ریڈی

صدر جمہوریۂ ہند

نئی دہلی

صدر جمہوریۂ ہند کی حیثیت سے آپ کے انتخاب کے موقع پر میں اپنی پُرخلوص تہنیت پیش کر رہا ہوں۔

اس خوشگوار موقع پر میں اپنے اس ایقان کا اظہار کرنا چاہتا ہوں کہ سوویت یونین اور ہندستان کے درمیان روائتی دوستی اور ہمہ گیر تعاون کے رشتے، ہمارے ملکوں کے عوام کے فائدے میں اور پوری دُنیا میں امن کے استحکام کے مفاد میں فروغ و استحکام حاصل کرتے رہیں گے۔

میری تمنّا ہے کہ اس اعلیٰ عہدے پر آپ اپنی سرگرمیوں میں کامیاب ہوں اور دوست ہندستانی عوام خوش حالی اور ترقی کی دولت سے مالا مال ہوں۔

ایل۔ بریژنیف

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سوویت ہند دوستی کا مزید استحکام

ماسکو ٹیلی ویژن کو شری مرارجی دیسائی کا انٹرویو

وزیر اعظم ہند شری مرارجی دیسائی نے ہندستان کی آزادی کی ۳۰ ویں سالگرہ اور عظیم اکتوبر انقلاب کی ۶۰ ویں سالگرہ کے سلسلے میں سوویت ٹیلی ویژن کو ایک انٹرویو دیا تھا۔ یہ انٹرویو ۲۸ جولائی کو سوویت ٹیلی ویژن کے ذریعہ نشر کیا گیا۔

اس انٹرویو کے دوران شری مرارجی دیسائی نے کہا:

"میرے لئے یہ بات انتہائی طمانیت بخش ہے کہ آپ یہ فلم سوویت یونین میں ٹیلی ویژن کے ناظرین کو ہماری آزادی کے ۳۰ سال پورے ہونے کے موقع پر دکھا رہے ہیں، جس کے ساتھ ہی، قدرے وقفہ کے ساتھ سوویت یونین کی آزادی کے بھی ۶۰ سال پورے ہو رہے ہیں۔ یہ کوئی طویل مدت نہیں ہے۔

"۳۰ سال کی مدت کسی ملک کے لئے یقیناً کوئی طویل مدت نہیں ہوتی۔ اس ملک میں ہم ایک قدیم ترین یا غالباً سب سے زیادہ قدیم تہذیب کے امین ہیں، اور اپنی زندگی اور عمل کے لئے ہم ماضی کی اپنی ان روایات سے فیضان و تحریک حاصل کر رہے ہیں جو تمام انسانوں کے ذریعہ ایک دوسرے کے احترام پر مبنی ہیں۔

"عدم تشدد اور جمہوریت کو ہماری ثقافت کی بنیادوں کے اصل جوہر کی حیثیت حاصل رہی ہے۔ سوویت یونین کے ساتھ ہمارے جو تعلقات رہے ہیں اور اب بھی ہیں، وہ ہمارے لئے باعث طمانیت ہیں ـــــ یہ تعلقات ہماری ناوابستگی کی خارجہ پالیسی سے مکمل طور پر ہم آہنگ ہیں۔

"یہ ایک ایسا رشتہ ہے جس کی ہم قدر کرتے ہیں۔ گذشتہ چند برسوں کے دوران ہم اپنی روایات سے منحرف ہو کر کسی حد تک کج روی کے دور سے گذرے ہیں، لیکن ان انتخابات میں ملک اُن روایات کی طرف دوبارہ واپس لوٹ آیا ہے۔ لیکن خارجہ پالیسی اس وقت بھی بحث و مباحثہ کا موضوع یا متنازعہ موضوع نہیں ہے۔ یہ پالیسی تمام ملکوں کے ساتھ استوار دوستی کی پالیسی رہی ہے۔ ہمارے آزادی حاصل کرنے کے وقت سے ہی سوویت یونین کے ساتھ ہمارے تعلقات بہت اچھے رہے ہیں اور مجھے توقع ہے کہ یہ محض اچھے ہی نہیں رہیں گے بلکہ سال بہ سال بہتر سے بہتر بنتے جائیں گے۔ انھیں مزید بہتر اور مضبوط تر بنانا اس لئے بھی ضروری ہے کہ زندگی میں کوئی بھی چیز جامد نہیں رہ سکتی۔ چنانچہ یہ ضروری ہے کہ انھیں مسلسل طور پر بہتر بنایا جاتا رہے۔ میں سوویت یونین

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

میں اپنے تمام دوستوں یعنی سوویت یونین کے تمام عوام کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ ہم باہمی روابط کو مضبوط تر کرنے نیز دونوں ملکوں کے باہمی تعاون کو مستحکم تر اور وسیع تر کرنے کی بھرپور کوشش کریں گے۔ سوویت یونین نے ان میدانوں میں ترقی کرنے میں ہمیں مدد دی ہے جن میں ہم تکنیکی علم و مہارت سے کسی حد تک تہی دامن تھے اور انھوں نے ہمیں کسی حد تک جدید ٹکنالوجی میں خود کفالت حاصل کرنے میں بھی مدد دی ہے جس کے لئے ہم ان کے شکر گزار ہیں۔ سوویت یونین کے ساتھ وسیع پیمانے پر ہمارے تجارتی تعلقات بھی ہیں، جن کا شمار دنیا میں وسیع ترین تجارتی تعلقات میں ہوتا ہے اور مجھے امید ہے کہ باہمی فائدہ کے پیش نظر یہ تعلقات بدستور فروغ حاصل کرتے رہیں گے۔

"ہم دوسرے مختلف میدانوں میں، خاص طور پر سائنس اور ٹکنالوجی کے میدان میں، تعلیم کے میدان میں اور قدرت کے سربستہ رازوں کے انکشاف مثلاً ایٹم اور اس کے پُرامن استعمال کے میدان میں بھی ایک دوسرے سے تعاون کر رہے ہیں۔ ہماری زیادہ دلچسپی یا یوں کہئے کہ واحد دلچسپی ایٹمی توانائی کے پُرامن استعمال سے ہی ہے اور ہمیں امید ہے کہ ہم اس راہ پر بدستور گامزن رہیں گے"، شری دیسائی نے یہ بھی کہا کہ سوویت یونین اور دیگر ممالک اس بات کو یقینی بنانے میں بھی مدد دے رہے ہیں کہ دنیا میں مکمل طور پر امن قائم ہو اور ایٹمی ہتھیاروں پر مکمل پابندی عائد کی جائے۔ "ہمارے تعلقات کا انحصار ایک دوسرے کی مشکلات اور ضرورتوں کے باہمی ادراک پر ہے اور ہم دونوں ملکوں کے حالات کے بھرپور ادراک کے ساتھ ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں یا یوں کہنا چاہئے کہ ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرتے ہیں۔

"میں بہت پہلے، تقریباً ۱۷ سال پہلے، سوویت یونین کا دورہ کر چکا ہوں، اس ۱۰ روزہ دورے کی انتہائی خوشگوار یادیں اب بھی میرے ذہن میں تازہ ہیں اس وقت مجھے سوویت یونین کے کافی بڑے حصے کو دیکھنے کا موقع ملا، جس کا رقبہ ہندستان کے مقابلے میں کہیں زیادہ بڑا ہے۔ مجھے امید ہے کہ میں سوویت یونین کا دوبارہ دورہ کروں گا اور صدر برژنیف بھی جلد ہی ہمیں شرفِ میزبانی بخشیں گے۔ ہمیں سوویت یونین کے عوام سے اُنس ہے کیونکہ وہ بھی ہماری ہی طرح مختلف النوع ہیں۔ ہمیں توقع ہے، جیسا کہ میں پہلے کہہ چکا ہوں، کہ آئندہ ہمارے تعلقات زیادہ سے زیادہ بہتر ہوتے جائیں گے۔ میں زندگی کے تمام میدانوں میں سوویت یونین کے دوست عوام کے لئے مسرت و شادمانی کی خاطر نیز مستقبل میں بہتر سے بہتر تعلقات کے لئے نیک تمناؤں کا اظہار کرتا ہوں تاکہ ہم دنیا میں قیام امن کے مسئلہ کو مستقبل قریب میں ہی حل کر لیں"۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سوشلزم کے پیدا کردہ امکانات

عظیم اکتوبر سوشلسٹ انقلاب کی فتح کے بعد قومی آزادی کی جدوجہد کا نظریہ اور اس کا عملی روپ

پروفیسر رستیسلاو اُلیانوسکی

عظیم اکتوبر سوشلسٹ انقلاب کے بعد کی مدّت نے لینن کی اس پیشین گوئی کی مکمّل طور پر توثیق کر دی ہے کہ جبر و استبداد کی شکار قوموں کی سامراج دشمن تحریک وقت آنے پر سرمایہ داری کے خلاف صفِ اوّل کی تحریک کی شکل اختیار کرلے گی۔ ان قوموں کے لئے فتحمند پرولتاریہ کی امداد و حمایت سے استفادہ کے مواقع پیدا ہونے کے بعد اور سوشلسٹ نظریہ کے مرتّب کردہ طاقتور اثر کے تحت، انقلابی قومی جمہوری قوتوں کی سامراج دشمن امنگوں نے ٹھوس شکل اختیار کرلی۔ سرمایہ دارانہ ترقی کا ایک متبادل انتہائی واضح طور پر اُبھر کر سامنے آیا، جب کہ پہلے اس کا کوئی وجود ہی نہیں تھا۔

کسی بھی قوم نے سرمایہ داری کا انتخاب اپنی مرضی سے نہیں کیا ہے۔ سرمایہ داری کے ظہور و عروج کی تاریخ دراصل استحصال کی اس نئی شکل کے خلاف جو کہ اپنی پیش روؤں کے مقابلے میں کہیں زیادہ وحشیانہ ہے، عوامی جدوجہد کی تاریخ ہے۔

نوآبادیاتی اور نیم نوآبادیاتی ملکوں میں غیر سرمایہ دارانہ ترقّی کا تصوّر اس کلیہ کی بنیاد پر قائم ہے کہ ان ملکوں میں، اس سے قبل کہ سرمایہ دارانہ مرحلہ قومی گیر سطح پر ایک سماجی تشکیل کی باضابطہ شکل اختیار کرلے، اس سے گزرے بغیر آگے بڑھا جاسکتا ہے یا اس کی مدّت کم کی جاسکتی ہے۔

نوآزاد ملکوں کے سوشلسٹ رُخ میں عبور کے لئے عالمی سوشلزم کے اثر و نفوذ اور سوشلسٹ برادری کی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

قوت میں اضافہ کو بنیادی نوعیت کی بین الاقوامی سیاسی پیشگی شرط کی حیثیت حاصل ہے۔ یہ روس کا مزدور طبقہ ہی تھا جس نے اکتوبر انقلاب برپا کرکے اور داخلی و بیرونی رجعت پرستی کی یلغار کے خلاف اس کی کامیابیوں کا دفاع کرکے مشرق کی قوموں کے لئے یہ امکان روشن کیا ہے۔

کسی نوآزاد ملک میں اس امکان کو روبہ کار لانے کا انحصار اس بات پر ہے کہ کس سیاسی قوت کو اُس ملک میں رہنما سیاسی قوت کا مقام حاصل ہوتا ہے۔ اگر اقتدار قومی بورژوازی کو حاصل ہوتا ہے تو غیر سرمایہ دارانہ ترقی کے امکانات کو اس وقت تک روبہ کار نہیں لایا جاسکتا جب تک کہ وہ ریاست کی قیادت پر قابض رہتی ہے۔ لیکن اگر قیادت غیر سرمایہ دارانہ روش پر گامزن انقلابی جمہوریت پسندوں کے ہاتھ میں ہو تو سوشلسٹ رُخ ایک سیاسی امکان کی شکل اختیار کرلیتا ہے۔ اگر قیادت کمیونسٹوں کے ہاتھ میں ہو تو سرمایہ دارانہ ترقی کے مرحلے کو ایک سوشلسٹ انقلاب کے ذریعہ مختصر تر کردیا جاتا ہے۔

تجربے نے دکھادیا ہے کہ سوشلسٹ رُخ تک معاشی اعتبار سے ان پسماندہ ملکوں کی رسائی بھی ممکن ہے، جہاں سرمایہ داری سب سے زیادہ بااثر تشکیل کا مقام حاصل کرچکی ہو۔

غیر سرمایہ دارانہ ترقی یا سوشلسٹ رُخ جو اس کا مرادف ہے، سوشلسٹ شاہراہ کا ایک عبوری مرحلہ ہے اور اس طرح اپنی ماہیت کے اعتبار سے ایک سوشلسٹ سماج کی تعمیر سے مختلف ہے۔ سوشلسٹ رُخ کے حامل ممالک معیشت کے بنیادی شعبوں میں نجی ملکیت پر ضرب لگاتے ہیں، بورژوازی پر پابندیاں عائد کی جاتی ہیں اور ریاستی شعبے کے رول میں روز افزوں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ لیکن سوشلسٹ ملکوں کے برعکس وہ سوشلزم کی تعمیر میں فیصلہ کُن اہمیت کے حامل بنیادی عناصر مثلاً مزدور طبقہ کی حکمرانی، مارکسی لیننی پارٹی کی قیادت، سرمایہ دارانہ تعلقات کے تدریجی خاتمہ اور بالآخر ان کے مکمل استیصال سے محروم ہوتے ہیں۔ یہی وہ عناصر ہیں جو باہم مل کر ان تبدیلیوں کو اٹل روپ دیدیتے ہیں جو روبہ کار لائی جارہی ہوتی ہیں۔ چنانچہ یہ امکان بھی برقرار رہتا ہے کہ یہ ممالک سوشلسٹ رُخ سے منحرف ہوجائیں جیسا کہ بعض ان ملکوں کے معاملے میں ہوچکا ہے جنھوں نے ایک وقت اپنے لئے ترقی کی غیر سرمایہ دارانہ راہ کا انتخاب کیا تھا۔ یہی وہ چیز ہے جو غیر سرمایہ دارانہ ترقی کو مزدور طبقہ اور اس کی پارٹی کی قیادت میں سماج کی سوشلسٹ تعمیر نو سے الگ کرتی ہے۔

غیر سرمایہ دارانہ ترقی کی سیاسی پیشگی شرائط، اس کی شکلوں اور اس میں عبور کے لئے درکار وقت کا تعین پہلے ہی، جدوجہدِ آزادی کے دوران طبقاتی قوتوں کے توازن کے ذریعہ ہوتا ہے۔ یہ بات ذہن نشین رہنی چاہیئے کہ یہ عظیم اکتوبر انقلاب کی کامیابی و کامرانی ہی تھی جس کے نتیجے میں جبر و استبداد کی شکار قوموں کی تحریکِ آزادی انقلابی رُخ کی حامل بنی اور اس کے اندر رائیں بازو کے نیز انقلابی جمہوری و سرمایہ داری کے مخالف رجحانات کا ظہور ہوا اور ان میں نکھار پیدا ہوا۔

اکتوبر انقلاب کے فوراً بعد عوامی جمہوریۂ منگولیا غیر سرمایہ دارانہ ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہوگئی اور

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کئی دہائیوں تک اس نئے رجحان کی واحد مثال بنی رہی، جو اپنے آپ کو بڑے پیمانے پر صرف اس وقت منوا سکی جب عالمی سوشلزم کو استحکام حاصل ہوا اور مشرق میں وسیع پیمانے پر خود مختار ریاستوں کا قیام عمل میں آیا۔ اس طرح تحریکات قومی آزادی کی توسیع و استحکام کے لئے ترغیب و ولولہ عطا کر کے اور ان کے لائحۂ عمل کو ریڈیکل رُخ دے کر اکتوبر انقلاب کی فتح نے ان واقعات کی راہ ہموار کی جو کئی دہائیوں کے بعد رُونما ہوئے۔ آخری تجزیہ کے طور پر، یہ اکتوبر انقلاب کی کامیابی و کامرانی ہی تھی جس نے ایشیائی و افریقی ملکوں کی ایک بڑی تعداد کے لئے اس بات کو ممکن بنایا کہ وہ سوشلسٹ رُخ اختیار کر سکیں۔

لیننی پارٹی کی قیادت میں ایک سوشلسٹ انقلاب برپا کرنے والے روس کے مزدور طبقہ کی عہد ساز کامیابیوں نے بنی نوع انسان کی اکثریت کے لئے جو نوآبادیاتی شکنجے میں اسیر، آلام و مصائب کی شکار تھی، نئے امکانات پیدا کئے۔ پہلے ان کروڑوں لوگوں کے سامنے صرف یہی ایک راہ تھی کہ وہ سرمایہ دارانہ نظام کے دائرے میں شامل ہو جائیں، لیکن اب انھیں ایک متبادل راہ بھی مل گئی تھی۔ یہ تھی سرمایہ دارانہ نظام سے ناطہ توڑ کر سوشلزم کی جانب، عوام الناس کے مفاد میں سماجی اور معاشی ترقی کی جانب تاریخی پیش رفت اور حقیقی سیاسی خود مختاری کے حصول کی راہ۔

قوموں کے لئے اور ہر ایک فرد کے لئے سوشلزم کا مفہوم کیا ہوتا ہے اس کا مشاہدہ یکجائی شکل میں سوویت یونین کے نئے دستور کے مسودے میں کیا جا سکتا ہے جسے جون کے اوائل میں قوم گیر مباحثے کے لئے پیش کیا گیا ہے۔ فخمند سوشلزم کی کامیابیاں ان ملکوں کی قوموں کے لئے ولولہ انگیز مثال ہیں جنھوں نے اپنے لئے سوشلسٹ ترقی کی شاہراہ یا سوشلسٹ رخ کا انتخاب کیا ہے۔ مسودۂ آئین کی دفعہ ۲۸ میں بین الاقوامی میدان میں سوویت ریاست کی امن کی پالیسی کو قانون کی قوت عطا کرے گی، کہا گیا ہے کہ سوویت یونین کی پالیسی کا مقصد قومی آزادی اور سماجی ترقی کے لئے قوموں کی جد و جہد کی تائید و حمایت کرنا بھی ہوگا۔

عظیم اکتوبر سوشلسٹ انقلاب بین الاقوامی مزدور طبقہ اور تحریک قومی آزادی کے عالمگیر اتحاد کی تشکیل کی شاہراہ کا ایک عظیم الشان سنگ میل تھا۔ یہ محض اتفاق نہیں تھا کہ لینن نے ان لوگوں کے برخلاف جو محنت کش عوام کے لئے حق خود ارادیت کا نعرہ لگا رہے تھے، قوموں کے لئے خود ارادیت کے حق کا پرچم بلند کیا۔ اگر بالشویک پارٹی اور بین الاقوامی کمیونسٹ تحریک نے وہ راہ اختیار کی ہوتی جس کی وکالت اس نام نہاد انقلابی نعرے کے حامی کر رہے تھے تو عالمی پرولتاریہ کی ہراول قومی بورژوازی میں وطن دوستانہ اور سامراج مخالف نقطہ ہائے نظر کے حامی افراد کے زیر قیادت تنظیموں کے بجائے صرف پرولتاری اور کسان تنظیموں سے ہی ربط و اتحاد قائم کرتی۔ حالانکہ اوّل الذکر تنظیمیں انتہائی زبردست سامراج دشمن امکانی قوت کی نمائندگی کرتی ہیں؛ وہ مختلف ملکوں میں، مختلف مدارج کے ساتھ، سامراج کی مخالف قوت کے روپ میں سامنے آئیں اور اپنے ملکوں کی سیاسی خود مختاری کے لئے جد و جہد کی۔ اسی سبب سے لینن کی پارٹی نے، پوری بین الاقوامی کمیونسٹ تحریک نے اس بات کو ضروری سمجھا کہ جبر و استبداد کے شکار مشرق کے ملکوں میں ان حلقوں کے ساتھ بھی اتحاد کے روابط قائم کئے جائیں۔ یہ ممالک نہ تو سرمایہ دارانہ نظام

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کے خلاف تھے اور نہ ہی سماجی انقلاب کے لئے جہد کناں تھے، اس کے باوجود ان کی حیثیت ایک اہم سامراج دشمن عنصر کی تھی۔ اس ضمن میں تیسری اور چوتھی دہائی کے دوران انڈین نیشنل کانگریس کے تئیں نیز چین میں کومنتانگ اور انڈونیشیا میں ساریکت اسلام کے تئیں بین الاقوامی کمیونسٹ تحریک کی پالیسی کی یاد دہانی یقیناً برمحل ہوگی۔ کمیونسٹوں کی جانب سے سامراج کے خلاف جدوجہد میں، انھیں بارہا اتحاد و تعاون کی پیش کش کی گئی اور متعدد بار اس طرح کا مؤثر اتحاد قائم بھی کیا گیا۔

حقیقت پسند ہونے کے ناطے کمیونسٹ اس حقیقت کو بنیاد بنا کر آگے بڑھے کہ سامراج دشمن جدوجہد کے ابتدائی مرحلے میں نوآبادیوں اور نیم نوآبادیوں کے عوام الناس، عام طور پر، قومی بورژوازی کی قیادت تسلیم کرتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ لینن کے نظریے کی رہنمائی میں اور ماضی کے تجربے سے سبق حاصل کرتے ہوئے بین الاقوامی کمیونسٹ تحریک نے آبادی کے محنت مزدوری کرنے والے حصّوں پر بھی اپنی توجہ مرکوز کی۔ اس نے اپنی حکمتِ عملی قومی آزادی کی جدوجہد کے سماجی انقلاب میں عبور سے متعلق سائنسی طور پر مدلّل امکان کی بنیاد پر وضع کی جس کی شکلوں اور لائحۂ عمل کا تعیّن من مانے ڈھنگ سے نہیں کیا جاسکتا۔

عظیم اکتوبر انقلاب نے نوآبادیوں اور محکوم ملکوں کے کمیونسٹوں پر یہ واضح کر دیا کہ مزدور طبقہ ہی حقیقی معنوں میں سوشلسٹ طبقہ ہے اور یہی طبقہ مکمّل آزادی کے لئے استوار جدوجہد کی صلاحیت بھی رکھتا ہے۔ اس حقیقت کو بہرحال نظرانداز نہیں کیا جانا چاہئے کہ آزادی و خودمختاری کے لئے جدوجہد کے دور میں محکوم ملکوں کا پرولتاریہ ہنوز اپنے ارتقاء کے ابتدائی مراحل میں تھا، کیونکہ سرمایہ دارانہ تعلّقات ـــــ جاگیردارانہ، نیم جاگیردارانہ اور روایتی طرز کے جدّی تعلّقات ـــــ کو ہنوز بالادستی حاصل تھی۔ اس سے یہ بات سامنے آئی کہ افریقی اور ایشیائی ملکوں کے پرولتاریہ کو اپنے تاریخی مشن کی ادائگی کی اہل سیاسی قوت بننے کے لئے ایک طویل راہ طے کرنی تھی اور اب بھی طے کرنی ہے۔ اسی سبب سے مارکسسٹوں لیننسٹوں نے تیسری اور چوتھی دہائی کے دوران بین الاقوامی کمیونسٹ تحریک کو مشرق کے ملکوں میں فوری سوشلسٹ انقلاب کے رُخ پر ڈالنے سے متعلّق بائیں بازو کی کوششوں کی سختی کے ساتھ مزاحمت کی۔ اسی کے ساتھ ساتھ بین الاقوامی کمیونسٹ تحریک اس وقت بھی ان ملکوں میں نمو پذیر پرولتاریہ کی امکانی قوت سے پوری طرح آگاہ تھی۔ مزید برآں، مارکسسٹ لیننسٹ، خاص طور پر، پرولتاری تحریک کی خودمختاری کو برقرار رکھنے اور بورژوا جمہوری تحریکوں کو کمیونسٹ رنگ میں "پینٹ" کرنے کے خلاف مسلسل جدوجہد کی ضرورت سے بخوبی واقف تھے۔

عظیم اکتوبر انقلاب کے تجربے نے محنت کش کسانوں کی وسیع انقلابی صلاحیت نیز مزدور طبقہ کے ساتھ اس کے اتحاد کی ناگزیر ضرورت اور اس انقلابی اتحاد کے ناقابلِ تسخیر ہونے کے بارے میں لینن کے نتائج کی مکمّل طور پر تصدیق کر دی ہے۔ مشرق کے کمیونسٹوں سے خطاب کرتے ہوئے لینن نے کہا تھا کہ انھیں بالشویکوں کی ہی طرح بے پناہ اہمیت کے حامل فریضے کا سامنا ہے یعنی انھیں پرولتاریہ کے گرد کسانوں کی بڑی تعداد کو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

متحد کرنا ہے۔ انھوں نے مشرق میں سرمایہ داری کے مرحلے سے گذرے بغیر سوشلزم میں عبور کے امکان کو براہ راست کسان عوام النّاس کی سیاسی سرگرمی اور انقلابی توانائی کو بروئے کار لانے کے عمل کے ساتھ جوڑا تھا۔ اس ضمن میں لینن نے محنت کش عوام کی "غیر پارٹی تنظیموں" کے قیام اور ان کی سرگرمی کی اہمیت پر خصوصی طور پر زور دیا، مشرق میں یہ تنظیمیں ظاہر ہے بنیادی طور پر کسانوں کی ہی ہو سکتی تھیں۔

مشرق کے محنت کش کسانوں کو جبر و استبداد کے شکار ملکوں کے پرولتاریہ اور عالمی پرولتاریہ کے ساتھ، جس کی صفِ اوّل میں فتحمند سوشلزم کے ملکوں کا مزدور طبقہ ہے، اتحاد کے رشتوں میں متحد کرنا لینن ازم کی حکمتِ عملی کا ایک انتہائی اہم اصول ہے۔ قومی آزادی کی ان تحریکوں میں جنھوں نے اکتوبر انقلاب کے بعد وسعت اختیار کی اور استعماری نظام کی تباہی کی راہ ہموار کی، عددی اعتبار سے کسان ہی فی الواقع سب سے بڑی عوامی قوت تھے، اُس وقت بھی اس نے قومی آزادی کے لئے ہی نہیں بلکہ جاگیرداروں کے غلبہ و تسلّط کے خلاف نیز زرعی تعلّقات کی تشکیلِ نو اور زمین کے لئے بھی جد و جہد کی۔

اس وقت بھی جاگیرداری کے خلاف اور نچلی سطحوں پر سرمایہ داری کے خلاف اپنی اُمنگوں کے ساتھ کسان تحریک نو آزاد ملکوں کے حکمراں حلقوں کی طرف سے زرعی سوال پر ان کے موقف کے تعیّن پر کچھ کم اثر انداز نہیں ہوتی۔ لیکن اس اثر و نفوذ کی نوعیت ہر جگہ ایک جیسی نہیں ہے۔ انقلابی جمہوریت کا لائحۂ عمل بڑی حد تک جاگیرداری کے خلاف جذبات و مساعی کا آئینہ دار ہے۔ لیکن انقلابی جمہوریت پسندوں کے درمیان اس بات پر کشمکش اور اختلاف کا سلسلہ شروع ہو چکا ہے کہ ان کی پالیسی میں غریب ترین کسانوں کے سرمایہ داری مخالف جذبات کی کس حد تک عکاسی ہونی چاہیئے۔ جن ملکوں میں قومی بورژوازی برسرِ اقتدار ہے، وہاں وہ اسی حد تک جاگیرداری کی مخالف زرعی اصلاحات کی روش اختیار کرتی ہے جس حد تک وہ سرمایہ داری کے فروغ میں دلچسپی رکھتی ہے۔ فطری طور پر یہ اصلاحات انقلابی جمہوریت پسندوں کے زیرِ قیادت ملکوں کے مقابلے میں اپنی نوعیت کے اعتبار سے کم ریڈیکل ہوتی ہیں۔ لیکن ان تمام معاملات میں آخری تجزیہ کے طور پر زرعی اصلاحات کسانوں کے درمیان مزید فرق و امتیاز کی راہ ہموار کرتی ہیں اور ایسا ان ملکوں میں بھی ہوتا ہے جو ترقی کی غیر سرمایہ دارانہ شاہراہ پر گامزن ہوتے ہیں۔ کسانوں کے غریب ترین حصّے (مشرق کے ملکوں میں دیہی آبادی کی غالب اکثریت انھیں پر مشتمل ہوتی ہے) کی تائید و حمایت حاصل کرنا، ایک حقیقی سوشلسٹ رُخ کی بنیادی لازمی شرط ہے۔

ایشیائی اور افریقی ملکوں میں انقلابی سلسلہ ہائے عمل میں کسانوں کے رول کے تئیں مارکسی لیننی رویّہ پرولتاریہ اور کسانوں میں سے کسی ایک کے انتخاب کا معاملہ نہ تو ہے اور نہ ہی ہو سکتا ہے۔ یہ ان دونوں میں سے ہر ایک کی قوت و صلاحیت کا تخمینہ لگانے، دونوں کو باہم قریب تر لانے، دونوں کو متحد کرنے اور ان کے اتحاد کا معاملہ ہے۔ اس طرح کا اتحاد صرف نظری اعتبار سے ہی ممکن نہیں ہے، بہت سے ملکوں میں یہ ایک عملی حقیقت بھی بن چکا ہے۔

ایشیائی اور افریقی ملکوں میں مزدور طبقہ اور کسانوں کے اتحاد کا سوال تمام وطن دوست اور سامراج

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دشمن قوتوں کو ایک واحد قومی جمہوری محاذ میں متحد کرنے کے نسبتاً زیادہ عمومی سوال کا مرکزی جزو ہے۔ اگر متعلقہ قوم کی تمام سامراج دشمن، وطن دوست قوتیں اس محاذ میں شامل نہیں ہوتیں تو ناکامی نو آزاد ملکوں کی مکمل خود مختاری کی جدوجہد کا مقدر بن جائے گی۔

تمام سامراج دشمن قوتوں کا اتحاد ایک ایسا تصور ہے جو دور رس مضمرات کا حامل ہے انقلابی سلسلۂ عمل کے ایک مرحلہ سے دوسرے مرحلہ میں داخل ہونے کے ساتھ ساتھ اس کے مواد میں تبدیلی آتی رہتی ہے۔ تجربہ یہ دکھاتا ہے کہ اس وقت ایشیائی اور افریقی ملکوں میں متحدہ محاذ کی کم از کم چار قسمیں پائی جاتی ہیں: (۱) ایسا محاذ جس میں وہ قومی بورژوازی شامل ہے جو سامراج دشمن اور جاگیرداری کے خلاف جذبہ و صلاحیت سے محروم نہیں ہوئی ہے۔ (۲) ایسا محاذ جس کی قیادت مزدوروں، کسانوں اور پیٹی بورژوازی سے وابستہ انقلابی جمہوریت پسندوں کے ہاتھ میں ہے۔ (۳) ایسا محاذ جس میں اصل قوت کی حیثیت انقلابی جمہوریت پسندوں اور کمیونسٹوں کو حاصل ہے۔ (۴) تحریک آزادی، جو کمیونسٹوں کے زیر قیادت مختلف النوع قوتوں پر مشتمل ہے۔ مؤخر الذکر تینوں قسم کے محاذ اس وقت وجود میں آتے ہیں جب قومی بورژوازی متحدہ محاذوں میں اس حد تک مؤثر رول ادا کرنے کی پوزیشن سے محروم ہو جاتی ہے جس حد تک سماجی اصلاحات اس کے طبقاتی مفادات سے متصادم ہوتے ہیں۔

تمام سامراج دشمن قوتوں کے متحدہ محاذ کے تصور کی صورت گری لینن نے اکتوبر انقلاب کی فتح کے فوراً بعد کی تھی۔ یہ کسی ایک یا دوسرے نو آبادیاتی یا نیم نو آبادیاتی ملک تک محدود نہیں تھا، یہ تصور بین الاقوامی کردار کا حامل تھا، کیونکہ اسے بین الاقوامی پرولتاریہ کی قوتوں اور تحریک قومی آزادی کو دنیا کے اس اوّلین ملک کے گرد اکٹھا کرنے کے لئے ابھارا گیا تھا، جہاں مزدور طبقے نے اقتدار اپنے ہاتھ میں لینے میں کامیابی حاصل کی تھی۔

"قومی اور نو آبادیاتی سوالوں سے متعلق اپنی ابتدائی تھیسس کے مسودے" میں لینن نے خصوصی زور اس حقیقت پر دیا تھا کہ سامراجی نظام قوموں کے دو غیر مساوی زمروں یعنی جابر و ظالم اور جبر و استبداد کی شکار قوموں میں بٹا ہوا ہے۔ انھوں نے بین الاقوامی پرولتاریہ اور جبر و استبداد کی شکار قوموں کے مفادات کی یکسانیت کو اُجاگر کیا اور اس بات کی نشاندہی کی کہ یہ قومیں اپنی صدیوں کی غلامی کو عالمی پرولتاریہ اور بنیادی طور پر فتح مند و برسر اقتدار مزدور طبقہ کے ساتھ مل کر ہی ختم کر سکتی ہیں۔ اس سوال پر لینن نے ہمیشہ بین الاقوامیت پسندانہ موقفوں کی ہی پیروی کی۔ دوسری طرف بائیں بازو کے عناصر نے لینن کے نظریہ کے مجموعی سیاق و سباق کو نظر انداز کر کے صرف قوموں کے دو زمروں میں دنیا کی تقسیم کے تصور کو لے کر اسے ایک کلیہ کی شکل دے دی اور یہ طے کر لیا کہ مشرق کی قوموں کے مفادات مغرب کے عوام الناس کے مفادات سے متصادم ہیں۔ اس طرح انھوں نے ترقی یافتہ سرمایہ دار ملکوں کے محنت کش عوام کو ایشیا و افریقہ کی محکوم قوموں کے خلاف صف آرا کر دیا۔

لینن نے قوم پرستی کو بین الاقوامیت پسندی کا بدل قرار دینے نیز ہمارے عہد کی ایک سب سے زیادہ اہم

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

انقلابی قوت یعنی قومی آزادی کی جدوجہد کو دیگر انقلابی قوتوں کے مدِمقابل کھڑا کرنے کی کوششوں کی سختی کے ساتھ مخالفت کی۔ مثال کے طور پر ۱۹۲۰ء میں کمیونسٹ انٹرنیشنل کی دوسری کانگریس میں ہندستانی انقلابی رائے کے اس دعوے کا جواب دیتے ہوئے کہ عالمی انقلابی سلسلۂ عمل میں اس وقت اصل رول مشرق کا ہے، لینن نے کہا تھا کہ یہ حقیقتِ حال کو بہت بڑھا چڑھا کر پیش کرنا ہے۔

تاہم، اس وقت بھی اسی نوعیت کے دعوے کئے جا رہے ہیں۔ چین کی کمیونسٹ پارٹی کی ماؤوادی قیادت بالادستی کے اپنے عزائم کے تحت تحریکِ قومی آزادی کے پورے منطقے پر یہ پوری تیسری دنیا پر اپنا کنٹرول قائم کرنے کی غرض سے متعدد برسوں سے ایک طرف جبر و استبداد کی شکار قوموں کے مفادات اور دوسری طرف سوشلسٹ ممالک اور ترقی یافتہ سرمایہ دار ملکوں کے پرولتاریہ کے مفادات کے درمیان مبیّنہ گہرے تضادات کے راگ الاپ رہی ہے اور یہ سلسلہ اب بھی جاری ہے مزید برآں سوشلسٹ ملکوں اور اوّلین طور پر سوویت یونین کے فتحمند مزدور طبقہ کے خلاف بدترین قسم کی دشنام طرازی پیکنگ کے لیڈروں کے لئے روزمرّہ کا معمول بن چکا ہے، وہ اس کے خلاف قوم پرستانہ جذبات کو ہوا دے رہے ہیں۔ اس طرح کے اقدامات سے وہ سامراج دشمن محاذ کے اتحاد کو شدید نقصان پہنچا رہے ہیں۔

اس طرح ہم یہ دیکھتے ہیں کہ لینن اکتوبر انقلاب کی فتح کے بعد تحریکِ قومی آزادی اور سامراج دشمن جدوجہد کے تعلق سے بنیادی اہمیت کے جن نتائج تک پہنچے تھے وہ آج بھی پوری طرح درست ہیں۔ آیئے ہم ایک بار ان نتائج کا اختصار کے ساتھ پھر جائزہ لیں جو یہ ہیں: ایشیا اور افریقہ کے ہر ایک ملک میں سامراج دشمن متحدہ محاذ تشکیل دینے کی ناگزیر ضرورت، وہ فیصلہ کن رول جو ان ملکوں کے مزدور طبقہ کے لئے بین الاقوامی سوشلسٹ انقلاب میں اور سامراج کے خلاف مقدر ہو چکا ہے، کسانوں کی وسیع انقلابی امکانی قوت و صلاحیت، ترقی کے سرمایہ دارانہ مرحلے کو نظرانداز کر کے آگے بڑھ جانے، اس کی مدت کو کم کرنے یا بالکل ہی ختم کرنے کا امکان اور عالمگیر سطح پر سامراج دشمن قوتوں کے اتحاد کی تشکیل۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سوویت، ہند تعاون
ایک ولولہ انگیز مثال

ہندستان کی آزادی کی ۳۰ ویں سالگرہ ہندستانی عوام کی طرح ان کے سچے دوست سوویت عوام کے لئے بھی ایک پُرمسرت تقریب کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس پُرمسرت موقع پر ہم سوویت یونین میں بھاری صنعتی تعمیرات کے وزیر اور سوویت، ہند دوستی سوسائٹی کے صدر اِین گولڈن کا ایک مضمون شائع کر رہے ہیں۔ موصوف اس کمیشن کے بھی سربراہ ہیں جو سوویت یونین میں ہندستان کی آزادی کی ۳۰ ویں سالگرہ کا جشن منانے کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔

آزاد ہندستان اس اگست میں اپنی آزادی کی ۳۰ ویں سالگرہ منا رہا ہے۔ آزادی حاصل کرنے کے بعد ہندستان کے عوام نے ان ۳۰ برسوں میں جو ترقی حاصل کی ہے وہ ان کی پوری تاریخ میں اپنی مثال آپ ہے۔

سوویت یونین ان اوّلین ملکوں میں تھا جنھوں نے آزاد ہندستان کو تسلیم کیا۔ سوویت یونین اور ہندستان کے درمیان سفارتی تعلقات ۱۳ اپریل ۱۹۴۷ء کو ہی قائم ہو گئے تھے یعنی ہندستان کی مکمل آزادی سے کئی مہینے پہلے۔

۱۹۴۷ء میں استعماریت سے ہندستان کی آزادی کے ساتھ اس کے بین الاقوامی تعلقات کا ایک نیا دَور شروع ہوا۔ اس نے وہ رُکاوٹیں دُور کر دیں جو استعمار پسندوں نے سوویت، ہند دوستی کے فروغ کو روکنے کے لئے کھڑی کی تھیں۔

عظیم سوویت، ہند عوام کے باہمی تعلقات جو ایک ٹھوس بنیاد پر تعمیر ہو رہے ہیں، ان کے قومی مفادات کی تکمیل کرتے ہیں اور وقتی سیاسی اسباب پر منحصر نہیں ہیں۔ تاریخی تجربہ ہمارے ملکوں کے مشترکہ بنیادی مفادات اور سلامتی کو یقینی بنانے اور ایشیا نیز دنیا بھر میں امن کی برقراری کے سلسلے میں سوویت، ہند دوستی کی اہمیت اور قدر و قیمت کی توثیق کرتا ہے۔

ہندستان سے متعلق سوویت پالیسی مستقل اور اٹل ہے۔ جیسا کہ سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے جنرل سکریٹری لیونڈ بریژنیف نے سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی ۲۵ ویں کانگریس کے اسٹیج سے اعلان

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کیا تھا "جمہوریہ ہند کے ساتھ گہرا سیاسی اور معاشی تعاون ہماری مستقل پالیسی ہے"۔

سوویت یونین ناوابستگی کی اس پالیسی کا احترام کرتا ہے اور اس سے مفاہمت رکھتا ہے جس کا اعلان ہندستان نے کیا ہے۔ عام اور مکمل ترکِ اسلحہ، استعماریت اور نسل پرستی کا حتمی اور مکمل خاتمہ اور صلح و آشتی کے عمل کی دنیا کے سبھی خطوں تک توسیع جیسے اہم بین الاقوامی مسائل پر ہماری دونوں ریاستوں کے موقفوں کی یکسانیت یا گہری قربت بین الاقوامی معاملات میں ان کے باہمی تعاون کی مزید توسیع کے لئے ایک ٹھوس بنیاد فراہم کرتی ہے۔

سوویت یونین نے ہندستان کے مختلف علاقوں میں بنیادی پروجیکٹوں کی تعمیر میں اس ملک کی اعانت کی ہے۔ بعض پروجیکٹ مکمل ہو چکے ہیں اور ان میں پیداواری سلسلہ شروع ہو چکا ہے۔

سوویت، ہند معاشی تعاون کا نقیب، بھیلائی کا فولاد ساز کارخانہ اور بوکارو کا فولاد ساز کارخانہ جو سوویت یونین کی معاشی اور تکنیکی اعانت سے تعمیر ہوا ہے، خاص طور پر ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔

ہندستان کی کوئلہ صنعت کو جس کی پیداوار سال بہ سال بڑھ رہی ہے، سارے ضروری آلات دُرگاپور کے کارخانے سے ملتے ہیں اور یہ کارخانہ بھی سوویت یونین کے تعاون سے بنایا گیا ہے۔

سوویت اعانت سے بننے والے اور کامیابی کے ساتھ چلنے والے دوسرے اہم صنعتی پروجیکٹوں میں رانچی کا بھاری مشین ساز کارخانہ بھی شامل ہے جو دھات سازی کے آلات تیار کرنے والا ہندستان کا ہندستان کا اہم خصوصی ادارہ ہے۔ ہردوار میں بھاری برقی مشین ساز کارخانہ، نیویلی حرارتی بجلی گھر، بھاکڑہ کے دائیں کنارے پر بننے والا پن بجلی گھر بھی اسی صف میں شامل ہیں۔

سوویت ماہرین سمندر سے تیل نکالنے اور تیل کی صفائی کی صلاحیت بڑھانے میں بھی اپنے ہندستانی ساتھیوں کو بیش بہا مدد دے رہے ہیں۔

گذشتہ چند برسوں میں سوویت، ہند سائنسدانوں کے رابطوں میں توسیع ہوئی ہے اور وہ مضبوط تر بنے ہیں۔ ایٹمی قوت کے پُرامن استعمال، کمپیوٹنگ ٹکنالوجی، طویل فاصلہ جاتی مواصلات، الیکٹرونکس اور خلائی تحقیق جیسے میدانوں میں وسیع پیمانے پر تعاون کے رشتوں کو فروغ حاصل ہوا ہے۔ ایک سوویت کیریر راکٹ کے ذریعہ ہندستان کے پہلے مصنوعی سیارہ آریہ بھٹ کا خلا میں بھیجا جانا دونوں ملکوں کے سائنسدانوں کی ایک بہت بڑی کامیابی تھی۔ ٹرویلو اسکیٹر ٹیلی کمیونکیشن رابطہ قائم کرنے کے سلسلے میں باہمی تعاون سے متعلق حالیہ سوویت، ہند سمجھوتہ بھی بے حد اہم ہے۔ دنیا بھر کے سائنسدانوں نے "مالنسون ۷۷"، نامی سوویت، ہند سائنسی تجربے سے گہری دلچسپی لی ہے جس کے تحت بحرِ ہند اور بحیرۂ عرب میں مالنسون کی صورتِ حال کا جائزہ لیا جائے گا۔ یہ تجربہ کرۂ ارض کے اس وسیع علاقے میں موسمی حالات کی خصوصیات کو سمجھنے کے سلسلے میں بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ بڑے پیمانے کی اس سائنسی کوشش کا اگلا مرحلہ بین الاقوامی تجربہ "مونسن ۷۹" ہوگا جس کی بنیادی شرط ہندستان کے دوسرے مصنوعی سیارے کا استعمال ہے۔ اگلے سال

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اس مصنوعی سیارے کو سوویت خلائی اڈے سے خلا میں بھیجا جانا ہے۔

سوویت، ہند معاشی تعاون اور سائنسی تکنیکی تعاون سے ہمارے ملکوں کے درمیان تجارتی رشتوں کی توسیع پر بھی خوشگوار اثر پڑا ہے۔ گذشتہ ۱۰ برسوں میں سوویت یونین اور ہندستان کے درمیان تجارتی لین دین میں ۴ گنے سے زائد اضافہ ہوا ہے۔ آج سوویت یونین ہندستان کے سب سے بڑے تجارتی حلیفوں میں ہے۔

سوویت، ہند دوستی سوسائٹی اور ہند، سوویت کلچرل سوسائٹی کو دو عظیم قوموں کو اور زیادہ نزدیک لانے کے مقدس مقصد کی انجام دہی میں زبردست اہمیت حاصل ہے۔

سوویت، ہند دوستی سوسائٹی گذشتہ چند برسوں میں خاصی بڑھی اور پھیلی ہے اور سوویت یونین کی ایک سب سے بڑی عوامی تنظیم بن گئی ہے۔ ملک کی سماجی اور تہذیبی زندگی کے سبھی میدانوں میں جمہوریاؤں اور شہروں میں قائم اس کی درجنوں شاخیں اور سیکڑوں اجتماعی ممبر ادارے ملک کی سماجی اور تہذیبی زندگی کے سبھی میدانوں میں سرگرمی کے ساتھ حصہ لے رہے ہیں۔ جمہوریاؤں میں قائم شاخوں اور ہندستان کی مختلف ریاستوں کی دوستی تنظیموں کے درمیان دوستانہ روابط قائم ہیں۔

اس سال ہماری سوسائٹی بڑی تن دہی کے ساتھ مصروفِ عمل ہے۔ پورے ملک میں ہندستان کے یومِ جمہوریہ کے موقع پر، ہمارے ملکوں کے درمیان سفارتی تعلقات کے قیام کی ۳۰ ویں سالگرہ اور ہند، سوویت کلچرل سوسائٹی کی ۲۵ ویں سالگرہ کے سلسلے میں تقریبات کا انتظام کیا گیا تھا۔ فی الحال ہماری سوسائٹی کی ساری توجہ اکتوبر کے عظیم سوشلسٹ انقلاب کی ۶۰ ویں سالگرہ اور ہندستانی عوام کی زندگی کی ایک اہم تاریخ یعنی یومِ آزادی کی ۳۰ ویں سالگرہ منانے کی تیاریوں پر مرکوز ہے۔ اگست میں سوویت، ہند دوستی مہینہ منایا جائے گا جو اسی قومی تہوار کے سلسلے کی کڑی ہوگا۔ یہ ایک قوم گیر میلہ سا ہوگا جس میں سوویت عوام اور ہندستان سے آنے والے ان کے مہمان شرکت کریں گے۔

امن، دوستی اور تعاون کے اس معاہدے کو جس پر اگست ۱۹۷۱ء میں دستخط ہوئے تھے سوویت، ہند تعلقات کی تاریخ میں ایک خاص مقام حاصل ہے۔ یہ امن و سلامتی کی جدوجہد میں دونوں ملکوں کی مشترکہ کوششوں کے لئے امکان پیدا کرتا ہے۔ اس دستاویز کا امتیازی پہلو یہ ہے کہ جہاں یہ سوویت، ہند تعاون کے لئے نئے امکانات پیدا کرتی ہے، وہیں دوسرے ملکوں کے ساتھ دوستانہ تعلقات کے قیام و فروغ میں کسی بھی طرح کی رکاوٹ نہیں کھڑی کرتی، یہ اصول سوویت خارجہ پالیسی کے لیننی اصولوں سے پوری طرح ہم آہنگ ہے۔

شری مُرارجی دیسائی کی قیادت میں بننے والی نئی ہندستانی حکومت کے اس بیان کا سوویت عوام نے مسرت و طمانیت کے ساتھ خیر مقدم کیا کہ جمہوریہ ہند کی خارجہ پالیسی جاری رہے گی اور اس سے قبل ہونے والے بین الاقوامی سمجھوتوں اور معاہدوں کی جن میں سوویت یونین کے ساتھ ہونے والے معاہدے اور سمجھوتے بھی شامل ہیں پیروی کی جائے گی۔ سوویت یونین کی مجلسِ وزراء کے صدر الیکسئی کوسیگن کے نام اپنے پیغام

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہیں وزیر اعظم ہند شری مرار جی دیسائی نے اس اعتماد کا اظہار کیا کہ "ہمارے دونوں ملکوں کے درمیان روائتی دوستی اور تعاون کے تعلقات ہماری دونوں قوموں اور بین الاقوامی امن و مفاہمت کے مفاد میں لگاتار فروغ پاتے رہیں گے"۔

ہمارے دونوں ملکوں کی اوٹ دوستی کی تصدیق ایک اہم واقعے سے ہوئی، یہ تھا سوویت یونین کے وزیر خارجہ اے۔ اے۔ گرومیکو کا ہندستان کا دوستانہ سرکاری دورہ۔ نئی حکومت کے رہنماؤں کے ساتھ ایک اعلیٰ سطح پر ہونے والے اس اوّلین سرکاری رابطے سے اہم سیاسی نتائج حاصل ہوئے۔ دونوں ملکوں کے سیاستدانوں کی تقریروں میں اور سرکاری دستاویزوں میں اس بات پر بھرپور زور دیا گیا کہ دونوں ریاستیں ایک ایسی پالیسی پر عمل کرنے کی کوشش کرتی رہیں گی جس کا مقصد امن، دوستی اور تعاون کے سوویت ہند معاہدے کی بنیاد پر مساوی اور باہمی طور پر افادہ بخش تعاون کو مزید استحکام دینا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ دلّی میں ہونے والی بات چیت کے نتائج سے سبھی ملکوں کے ان تمام لوگوں کو خوشی ہوئی ہے جنھیں امن، قوموں کے درمیان دوستی اور تعاون کے نصب العین کے استحکام سے دلچسپی ہے۔

سوویت عوام ہندستان کی آزادی کی ۳۰ ویں سالگرہ بڑے پیمانے پر منانے کی تیاری کر رہے ہیں۔ وہ اس اعتماد کا اظہار کرتے ہیں کہ دوستی اور بار آور تعاون کے وہ رشتے جو ہمارے دونوں ملکوں کو جوڑتے ہیں دونوں عظیم قوموں کے مفاد میں مزید استحکام حاصل کریں گے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

لوہا اور فولاد

سوویت یونین کے آہنی دھات سازی کے وزیر
ایوان کانہ انتس سے انٹرویو

لوہے اور فولاد کی صنعت میں سوویت، ہند تعاون کی موجودہ صورت حال کے بارے میں آپ کی رائے کیا ہے؟

میرے خیال میں پچھلے ۲۰ برسوں سے ہمارے دونوں ملک اس میدان میں اپنے تعاون کو کامیابی کے ساتھ ترقی دے رہے ہیں۔ اس تعاون سے ہندستان میں صنعت کاری کو اور اس کی صنعتی قوت میں اضافے کو بے حد بڑھاوا ملا ہے۔ آج اس کی وجہ سے جمہوریہ ہند اس قابل ہے کہ تقریباً پوری طرح اپنی قومی صنعتی بنیاد کے بل بوتے پر صنعتی کارخانے تیار کر سکے۔

بھیلائی اور بوکارو کے شہرۂ آفاق فولاد ساز کارخانے اس تعاون کا بدیہی نتیجہ ہیں۔ ان کارخانوں میں ملک میں فولاد کی مجموعی پیداوار کا ایک تہائی سے زائد حصہ تیار ہو رہا ہے۔ بھیلائی کا فولاد ساز کارخانہ اپنے قیام کے بعد سے اب تک تین کروڑ ٹن ڈھلا ہوا لوہا، دو کروڑ ۵۰ لاکھ ٹن فولاد اور دو کروڑ ٹن رولڈ میٹل تیار کر چکا ہے۔ سوویت یونین کے لوہے اور فولاد کے بہترین کارخانوں میں آزمودہ پیداواری سلسلہ ہائے عمل اور طریقوں سے استفادہ کی وجہ سے بھیلائی کا کارخانہ اعلیٰ معیار کی مصنوعات تیار کر رہا ہے۔ ہندستان میں اس کارخانے میں پیداواری لاگت سب سے کم ہے۔ یہ کارخانہ سال بہ سال منافع بھی دے رہا ہے۔

اب بھیلائی کے کارخانے کی پیداواری صلاحیت بڑھا کر ۴۰ لاکھ ٹن سالانہ کی جا رہی ہے۔ خاص طور پر، ایک کنورٹر کارگاہ، مسلسل فولاد انڈیلنے والے ایک شعبے اور ایک خاص پلیٹ مل .. ۳۶ کی تیاری کا بھی اہتمام کیا گیا ہے۔

کارخانے کی توسیع کے لئے قریب ۸۰ فیصدی ساز و سامان ہندستانی کارخانے ہی فراہم کر رہے ہیں۔ یہاں میں آپ کو یہ یاد دلانا چاہوں گا کہ بھیلائی کے فولاد ساز کارخانے کے پہلے مرحلے کی تعمیر میں صرف ۱۳ فیصدی اور دوسرے مرحلے میں ۲۳ فیصدی ہندستانی ساز و سامان استعمال ہوا تھا جبکہ کارخانے کی پیداواری صلاحیت بڑھا کر ۲۵ لاکھ ٹن کی گئی تھی۔ اس کے بعد سے سوویت ساز و سامان کا تناسب، ۸۰ فیصدی سے گھٹ کر اب صرف ۲۰ فیصدی رہ گیا ہے۔ ہندستان کی انجینئرنگ کی قومی صنعت کی تیز رفتار ترقی کے باعث ہی یہ تبدیلیاں ممکن ہوئیں۔ رانچی کا بھاری مشین ساز کارخانہ، جو سوویت امداد سے تعمیر کیا جانے والا ایک بڑا کارخانہ ہے، بھیلائی اور بوکارو فولاد ساز کارخانوں کی توسیع کے لئے درکار ساز و سامان کا ایک بڑا حصہ فراہم کر رہا ہے۔

موجودہ کارخانوں کی توسیع مجموعی طور پر ہندستان ماہرین ہی کر رہے ہیں۔ ۱۹۶۹ء میں سوویت ماہرین کی سفارش پر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

1318

کارخانوں سے متعلق منصوبہ بندی اور ڈیزائن کا ایک شعبہ قائم کیا گیا تھا۔ یہ شعبہ ملک کے لوہے اور فولاد کی صنعت کی توسیع کے لئے منصوبے تیار کرنے کا اہم کام انجام دے رہا ہے۔

اس شعبے نے لوہے اور فولاد کی صنعت سے متعلق منصوبہ بندی اور ڈیزائن کے سوویت اداروں سے رابطہ قائم کر رکھا ہے۔ سوویت ماہرین زیر تعمیر کارخانوں کے سلسلے میں پیش آنے والے مسائل کو حل کرنے میں ہندستانی ماہرین سے بھرپور تعاون کر رہے ہیں۔

دونوں ملکوں کے درمیان معاشی تعاون میں بوکارو فولاد کارخانے کو اس وقت خاص اہمیت حاصل ہے۔ یہ کارخانہ فولاد کی چادریں تیار کرے گا، فی الحال جن کی درآمد پر غیر ملکی زرِ مبادلہ کی صورت میں ایک بڑی رقم خرچ کی جا رہی ہے۔

کیا آپ کارخانے کے بارے میں ہمیں مزید تفصیلات سے آگاہ کریں گے؟

بوکارو کا فولاد ساز کارخانہ ایشیا میں سب سے بڑا کارخانہ ہوگا۔ اس کارخانے کے لئے منصوبہ تیار کرتے وقت فولاد سازی کے جدید ترین طریقوں کو مدِنظر رکھا گیا تھا۔ اس کارخانے میں کنویئر بیلٹ سسٹم اور خودکار مشینوں کا استعمال وسیع پیمانے پر کیا جاتا ہے۔ اس کارخانے میں کام کے حالات بھی زیادہ سازگار ہیں اور اس میں ہوا اور پانی کے تحفظ کا بھی خاص خیال رکھا گیا ہے۔ کارخانے کا پہلا مرحلہ، جو ۱۷ لاکھ ٹن فولاد پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے مجموعی طور پر تیار ہو چکا ہے۔ اس وقت دو بھٹیاں، جن کا کارآمد حجم ۲۰۰۰ مکعب میٹر ہے، تین کوک اوون، ایگلومیریٹیس شاپ، کنورٹر شاپ، ایک سلیب مل ۱۲۵۰، اور ایک ہاٹ اسٹرپ مل ۲۰۰۰ کام کر رہے ہیں۔ یہ سب کارگاہیں اطمینان بخش طریقے سے کام کر رہی ہیں اور کچھ نے تو اپنی مقررہ پیداواری صلاحیت کے مطابق کام کرنا شروع کر دیا ہے۔

حال ہی تک ہندستانی اور سوویت ماہرین ایک کولڈ رولنگ مل کی تعمیر میں، ہمہ تن مصروف تھے۔ اس کی تعمیر کے بعد یہاں ایسی مصنوعات تیار ہونے لگیں گی جن کی ملک میں اور ملک کے باہر بہت مانگ ہے۔ اس مل کی حال ہی میں کامیابی کے ساتھ آزمائش ہو چکی ہے۔ یہ مل اس برس کام کرنا شروع کر دے گی۔

ساتھ ہی اس کارخانے کی پیداواری صلاحیت بڑھا کر ۴۰ لاکھ ٹن سالانہ کی جا رہی ہے۔ مستقبل میں اس کارخانے کی پیداواری صلاحیت میں مزید اضافہ کیا جا سکتا ہے۔ اس کی گنجائش ماسٹر پلان میں موجود ہے۔

ظاہر ہے کہ بھیلائی اور بوکارو جیسے بڑے فولاد ساز کارخانوں کے قیام سے نہ صرف معاشی مسائل کو، بلکہ دوسرے مسائل کو بھی حل کرنے میں مدد ملتی ہے۔ کیا ایسا نہیں ہے؟

بے شک حقیقت یہی ہے۔ سوویت ہند تعاون کے کئی پروجیکٹ دور دراز اور معاشی لحاظ سے پچھڑے ہوئے علاقوں میں قائم کئے گئے ہیں۔ اب ان علاقوں کی شکل و صورت بدل چکی ہے۔ نئے شہر، جہاں ہر طرح کی سہولیات میسر ہیں، وجود میں آئے ہیں، جن میں بھیلائی اور بوکارو کے شہر بھی شامل ہیں۔ بڑے کارخانوں کے قیام کے ساتھ ساتھ کئی درمیانے درجے اور چھوٹے پیمانے کے کارخانے بھی عالم وجود میں آئے ہیں جو چھوٹے کل پرزے تیار کرتے ہیں اور مقامی لوگوں کی ضروریات کو بھی پورا کرتے ہیں۔ ان صنعتوں کے قیام سے روزگار کے مسئلہ کو حل کرنے میں مدد

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ملتی ہے، جو ہندستان میں ایک بڑا مسئلہ ہے۔

تعاون کا ایک اور اہم پہلو ہندستانی ماہرین کی تربیت ہے۔ بھیلائی اور بوکارو فولاد ساز کارخانوں کی مشترکہ تعمیر کے دوران لوہے اور فولاد کے ہندستانی ماہرین نے سوویت یونین کی تربیت گاہوں اور ترقی یافتہ کارخانوں میں تربیت حاصل کی ہے۔ یہ تربیت یافتہ ماہرین ہندستان کی سماجی اور معاشی ترقی کے کاموں میں ایک عظیم تعمیری قوت کی حیثیت رکھتے ہیں۔

سوویت اور ہندستانی ماہرین کے درمیان تعاون کا تذکرہ کرتے ہوئے میں دوستی اور رفاقت اور کام کے بارے میں اُس تعمیری رویّہ کا بھی تذکرہ کرنا چاہوں گا، جو ان کے تعلقات کا خاصہ ہے۔ اس کا پیداوار پر بھی خوشگوار اثر مرتب ہوا ہے۔ چنانچہ، ہندستانی اور سوویت ماہرین نے پچھلے سال کامیابی کے ساتھ بوکارو فولاد ساز کارخانے کے ہاٹ اسٹرپ مل کی تعمیر مکمل کی تھی۔ ہندستانی کارخانے کے کارکن اس مل کی تعمیر کو ایک عظیم پیداواری کامیابی تصوّر کرتے ہیں۔ اس قسم کی کئی مثالیں دی جاسکتی ہیں۔ سوویت ماہرین محنت اور خلوص کے ساتھ کام کرتے ہیں اور ہندستانی ماہرین کو اپنے تجربات اور معلومات سے روشناس کرانے میں کوتاہی نہیں کرتے۔ اس سے بھی ہندستانی اور سوویت عوام کی پرخلوص دوستی ظاہر ہوتی ہے۔

لوہے اور فولاد سازی کے شعبے میں سوویت یونین اور ہندستان کے درمیان تعاون کو مزید فروغ دینے کے کیا امکانات ہیں؟

ہمارے دونوں ملکوں کے درمیان وسیع اور گہرے ہوتے ہوئے تعاون کے لئے نومبر ۱۹۷۳ء میں سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے جنرل سکریٹری ایل۔ آئی۔ برژنیف کا ہندستان کا تاریخی دورہ خاص اہمیت کا حامل ہے۔ اس موقعہ پر معیشت کے مختلف شعبوں میں مزید وسعت دینے کے لئے کئی مسودوں پر دستخط کئے گئے تھے۔ خاص کر اصولی طور پر بوکارو اور بھیلائی کے فولاد ساز کارخانوں کی ایک کروڑ ۷۰ لاکھ ٹن فولاد کی سالانہ پیداواری صلاحیت میں اضافہ کے لئے سوویت امداد دینا طے کیا گیا تھا۔ اس وقت سوویت اور ہندستانی ماہرین اس اہم فیصلے کو عملی شکل دینے کے لئے صلاح و مشورہ کر رہے ہیں۔

اس طرح لوہے اور فولاد جیسے اہم معاشی شعبہ میں سوویت۔ ہند تعاون کو مزید فروغ دینے کی نئی شاہراہیں روشن ہوئی ہیں۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کوئلہ

بی۔ برات چینکو،
سوویت یونین کی کوئلہ صنعت کے وزیر

۲۰ سال سے بھی پہلے سوویت اور ہندستانی حکومتوں کے درمیان ایک معاہدہ طے پایا تھا، جو ہمارے مابین تجارتی تعلقات کا نقطۂ آغاز تھا۔ اس معاہدے کے تحت، سوویت یونین نے ہندستان کو دھات سازی، تیل صاف کرنے اور کوئلہ کی کھدائی سے متعلق کارخانوں کے لئے تکنیکی امداد دینا منظور کیا تھا۔ ۱۹۶۲ء تا ۱۹۶۸ء کے دوران سوویت یونین نے مانک پور میں ایک کھلے دہانے کی کان، بانکی اور سُرکچھار کی کوئلہ کی کانوں، کتھارا میں کوئلہ کی دُھلائی کے کارخانے اور ایک الیکٹرو میکینکل ورکشاپ کی تعمیر کے لئے تکنیکی امداد فراہم کی۔ اس کے علاوہ سوویت یونین میں تیار کردہ ایک ڈیزائن کے مطابق، درگاپور میں کانوں کے ساز و سامان کا ایک کارخانہ سوویت ماہرین کی مدد سے تعمیر کیا گیا۔ یہ بڑے کارخانے ہندستان کی کوئلہ کی صنعت کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ہندستان کی کوئلہ کی صنعت اپنے کوئلہ کے ذخائر کا زیادہ سے زیادہ استعمال کر رہی ہے۔

سوویت امداد سے پاچ اور کھلے دہانے کی کانیں تعمیر کرنے کا منصوبہ بھی بنایا گیا تھا، جو بوکارو اور بھیلائی کے فولاد ساز کارخانوں کی ضروریات پوری کرنے کے لئے ہر سال ۶۵ لاکھ ٹن کوئلہ پیدا کر سکیں گی۔ نومبر ۱۹۷۳ء میں ایل۔ آئی۔ بریژنیف کے ہندستان کے دورے کے موقعہ پر اس سلسلے میں دہلی میں مسودوں پر دستخط کئے گئے جو اس منصوبے کی عمل آوری کی بنیاد بنے۔ گفت و شنید کے دوران دونوں فریقوں نے دسمبر ۱۹۷۳ء میں ہندستان کی کوئلہ کی صنعت کے فروغ میں سوویت امداد کی مقدار اور نوعیت کا تعین کیا تھا۔ اس گفت شنید میں یہ طے کیا گیا تھا کہ ابتداء میں سوویت ادارے نئی کانوں کی تعمیر اور ان کے قابلِ عمل ہونے کے بارے میں جائزہ تیار کرنے میں ہندستانی فریق کی مدد کریں گے اور بعد میں ڈیزائن کے تخمینوں کی تیاری میں بھی مدد دیں گے۔

جب اپریل ۱۹۷۴ء میں سوویت ڈیزائن انجنیروں کا ایک گروپ حالات کا جائزہ لینے ہندستان آیا تھا تو جینت، جُدیچوا اور رام گڑھ میں کھلی کانوں کی تعمیر اور جنجیر اکان-۱ اور سنگرولی کی مرکزی کارگاہوں کی توسیع کے بارے میں بھی دونوں فریقوں میں بات چیت ہوئی تھی۔ نکراکونڈا اور چناکوری میں تجرباتی طور پر کوئلہ کی کھدائی کرنے کا فیصلہ کیا گیا جہاں مشکل ارضیاتی حالات کی وجہ سے سوویت ماہرین کے مشورے اور تجربات مفید ثابت ہوں گے۔

سوویت یونین کی صنعت کی وزارت کے تحت کام کرنے والے لینن گراد کے گیرد شاخت انسٹی ٹیوٹ نے نکراکونڈا کی تجرباتی کان اور رام گڑھ کی کھلی کان کے ڈیزائن تیار

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کرلئے ہیں۔ رام گڑھ کی کھلی کان ہر سال ۳۰ لاکھ ٹن کوئلہ پیدا کرسکے گی اور قریب ۴۰ سال تک کام کرتی رہے گی۔ ہندستانی فرین کے واسطے مرکزی الیکٹرو میکینکل کارگاہوں کے لئے بھی نقشے اور خاکے تیار کئے جاچکے ہیں، جہاں کھلی کانوں میں استعمال ہونے والی مشینری کی مرمت کی جاسکتی ہے اور کل پرزے بنائے جاسکتے ہیں۔ اس برس گروشاخت انسٹی ٹیوٹ جینت، جنجیرا کان۔۱ اور دوسرے پروجیکٹوں کے لئے ڈیزائن تیار کرنے کا کام پورا کرلے گا۔

ہمارے دونوں ملکوں کے درمیان تعاون کی ایک اور مثال یہ ہے کہ کانوں کے لئے ساز وسامان بنانے والے درگاپور کارخانے کے ماہرین اور سوویت ماہرین کے درمیان باہمی تعلقات میں اضافہ ہورہا ہے۔ کچھ زیادہ عرصہ نہیں گزرا کہ درگاپور پلانٹ کے جنرل منیجر، مسٹر اے۔ ایس چڑجی نے سوویت یونین کا دورہ کیا تھا۔ گفتگو کے دوران یہ طے پایا کہ گیرو گلیماش ڈیزائن انسٹی ٹیوٹ جو اس صنعت میں اپنی قسم کا سب سے بڑا ادارہ ہے، درگاپور پلانٹ میں ڈیزائن کا شعبہ قائم کرنے میں پوری مدد دے گا۔ اس مدد کے لئے سوویت یونین کی کوئلہ کی صنعت کی وزارت اپنے ایک تجربہ کار ڈیزائن انجینئر کو ہندستان بھیجے گی اور ہندستانی ماہرین کو ماسکو اور دونیتسک کے اداروں میں عملی تربیت دی جائے گی۔

ہندستان کی کوئلہ کی صنعت کو کوئلہ کی صرف پیداوار بڑھانے کا ہی مسئلہ درپیش نہیں ہے، اسے نکالے ہوئے کوئلے کے بھرپور استعمال کے مسئلے کو بھی حل کرنا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سوویت، ہند پروگرام کے تحت کوئلہ کے مختلف النوع استعمال پر بھی توجہ دی جارہی ہے۔ مثلاً کوئلہ سے کیمیاوی مصنوعات تیار کرنا، کوئلہ کو گیس اور ترقیق ایندھن میں بدلنا۔ کوئلہ کے معدنیاتی اجزا کے استعمال کے بارے میں دونوں ملکوں کے ماہرین ایک دوسرے سے تعاون کررہے ہیں۔ جلد ہی سوویت یونین کے ماہرین ہندستان کے ماہرین سے اس پروگرام کے بارے میں ٹھوس اقدامات کے سلسلے میں ملاقات کریں گے۔

ہندستان کی کوئلہ کی صنعت کو کئی مسائل حل کرنے ہیں، جن میں کان مزدوروں کے تحفظ کا مسئلہ بھی شامل ہے۔ سوویت یونین کی کوئلہ کی کانوں میں کانکنوں کے تحفظ کی تدابیر کا جائزہ ہندستانی ماہرین کے لئے کافی سودمند ثابت ہوسکتا ہے۔ وہ چاہیں تو انھیں سوویت کوئلہ کی صنعت کی جدید ترین کامیابیوں اور جدید ٹکنالوجی کے جائزہ لینے کا موقعہ بھی فراہم کیا جاسکتا ہے۔

کوئلہ کی صنعت کو فروغ دینے کے لئے سوویت، ہند تعاون سے بلاشبہہ ہندستان کی معیشت کو، ہمارے دونوں ملکوں کے عوام کے درمیان دوستانہ تعلقات کو بھی فروغ حاصل ہوگا۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تیل اور قدرتی گیس

سوویت یونین کی تیل صنعت کے نائب وزیر
دمتری اسٹاکوویف سے انٹرویو

تیل کی صنعت کے شعبے میں سوویت ہند تعاون کی موجودہ صورت حال کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

میرا خیال ہے کہ ہمیں اور ہمارے ہندستانی دوستوں کو اس تعاون کے نتائج پر اطمینان محسوس کرنا چاہئے جو ہندستان کی آزادانہ صنعتی ترقی کی ابتدا کے ساتھ شروع ہوا تھا۔ اس عرصے میں ہندستان میں عوامی شعبہ میں تیل کی صنعت کا قیام عمل میں آیا ہے۔ اس شعبہ کے کارخانے ہر سال ۵۰ لاکھ ٹن سے زیادہ تیل پیدا کرتے ہیں۔

ہندستان میں تیل اور گیس کے ۳۶ ذخائر کا پتہ چلایا گیا ہے۔ ان ذخائر سے اب تک چار کروڑ ٹن تیل اور پانچ ارب مکعب میٹر گیس کی پیداوار ہوئی ہے۔ اس پیداوار کی وجہ سے ملک نے غیر ملکی زرمبادلہ کی ایک خطیر رقم بچائی ہے جو بصورت دیگر غیر صاف شدہ تیل خریدنے پر خرچ ہو سکتی ہے۔

ہندستان کے تیل اور قدرتی گیس کمیشن کی پہل پر اور سوویت جیو فزیکل جہاز اکادمیشین اے ڈانگلیسکی کی مدد سے بمبئی کے قریب خلیج کھمبات میں تیل کی تلاش کی گئی۔ وہاں تیل کے ایک ذخیرہ کا پتہ لگ چکا ہے اور چند سال کے عرصے میں تیل کا یہ سمندری کنواں ہر سال قریب ایک کروڑ ٹن تیل پیدا کرنے لگے گا۔

ہندستانی معیشت کی بڑھتی ہوئی تیل کی ضروریات کو پیش نظر رکھتے ہوئے سوویت اور ہندستانی ماہرین نے ۱۰ سال سے عرصے پر محیط ملک کی تیل کی صنعت کے فروغ کے بارے میں ایک تکنیکی و معاشی رپورٹ تیار کی ہے۔ اس رپورٹ کے تخمینے کے مطابق، ۱۹۸۳ء تک ہندستان میں تیل کے سمندری ذخائر سے ایک کروڑ ۳۰ لاکھ ٹن پیداوار ہونے لگے گی۔ اس منصوبہ پر کامیابی کے ساتھ عمل کیا جا رہا ہے۔

پچھلے سال سوویت ماہرین ارضیات کی ایک ٹیم نے ہندستان کے تیل اور گیس کے ذخائر کے بارے میں ایک تخمینہ تیار کیا تھا اور ملک کے کئی حصوں میں تیل کی تلاش کے بارے میں ایک منصوبہ بھی حکومت ہند کو پیش کیا تھا۔

سوویت ماہرین کے اخذ کردہ نتائج اور سفارشات کی وجہ سے تیل کی تلاش کے لئے بہتر منصوبے بنانے میں مدد ملی تھی اور عوامی شعبہ کے اس اہم حصے کے فروغ کے بارے میں ایک زیادہ واضح تصویر سامنے آئی تھی۔

آپ کے خیال میں سوویت یونین اور ہندستان کے درمیان تیل کے شعبے میں تعاون کی کیا خصوصیات ہیں؟

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

معیشت کے اس اہم شعبے میں سوویت ہند تعلقات ہمارے دونوں ملکوں کے درمیان معاشی اور تکنیکی تعاون کا ہی ایک حصّہ ہیں۔ دوسرے ملکوں کی طرح ہندستان کو بھی سوویت امداد اس کی پیداواری قوتوں کو فروغ دینے اور اس کی معاشی آزادی کو تقویت پہنچانے کے مقصد سے دی جاتی ہے۔

ہندستان کی تیل کی صنعت کے فروغ میں حصّہ لے کر سوویت یونین موثر طور پر ہندستان کے معاشی مسئلہ کے حل میں مدد دے رہا ہے، تاکہ ہندستان اپنے ایندھن اور توانائی کے ذخائر اور گرانقدر خام مال کے ذریعہ جدید صنعتیں قائم کر سکے۔

سوویت، ہند معاشی تعاون کی ایک اور خصوصیت اس کی ہمہ گیریت ہے۔ اگر جمہوریۂ ہند نے ایک ساتھ دھات سازی، مشین سازی، برقیات اور دوسری صنعتوں کو فروغ دینے کی پالیسی پر عمل نہ کیا ہوتا تو تیل کے معاملے میں خود کفیل بننا مشکل ثابت ہوتا۔ ان صنعتوں کی وجہ سے ہی ملک کی تیل کی صنعت نے کامیابیاں حاصل کی ہیں۔

ہندستان آزادانہ طور پر اپنے کارخانوں میں تیل کی تلاش اور تیل کے کنوؤں کی کھدائی کا ساز و سامان تیار کرنے کی اہلیت کا مالک ہے۔ یہ ساز و سامان ملک کی تیل کی صنعت کی ترقی کے لئے ضروری ہے۔

وسیع تر ہوتے ہوئے سوویت، ہند تعاون کی یہ ہمہ گیریت اور اس کے ذریعہ عوامی شعبہ کی مادّی اور تکنیکی بنیاد کے قیام نے ہی ہندستان کے لئے یہ ممکن بنایا ہے کہ وہ معیشت کے مختلف شعبوں میں کامیابیاں حاصل کر سکے، جن میں تیل نکالنے کی صنعت بھی شامل ہے۔

تیل کی صنعت کے شعبے میں سوویت، ہند تعاون کو فروغ دینے کے کیا امکانات ہیں؟

تیل کے سوویت ماہرین تیل کے کنوؤں سے تیل نکالنے، خشکی پر کنوئیں کھودنے میں حائل تکنیکی دشواریوں کو حل کرنے اور تیل کی تلاش کے لئے منظم طریقۂ کار وضع کرنے میں انڈین آئل اور قدرتی گیس کمیشن سے تعاون کرنے کے لئے تیار ہیں۔ ساز و سامان کی فراہمی اور ہندستانی ماہرین کی تربیت میں تعاون کے مزید امکانات ہیں۔

تیل اور قدرتی گیس کمیشن نے تیل کی صنعت کو مزید فروغ دینے کی بھاری ذمہ داری اُٹھائی ہے۔ ہم اس بھاری ذمہ داری کو پورا کرنے میں اپنے ہندستانی ساتھیوں کی زیادہ سے زیادہ مدد کرنے کے لئے تیار ہیں۔

تیل کے سوویت اور ہندستانی ماہرین کے درمیان روایتی تعاون کو مزید فروغ دینے کے روشن امکانات ہیں، کیونکہ یہ دونوں ملکوں کے باہمی مفاد کے لئے باہمی تعاون کو فروغ دینے کی پُرخلوص خواہش کے عین مطابق ہے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

زراعت

وی۔ کے۔ مسیاتس
سوویت یونین کے وزیر زراعت

زراعت کے میدان میں سوویت، ہند تعاون کو شروع ہوئے ۲۰ سال ہو چکے ہیں۔ اس عرصے میں جو نتائج حاصل ہوئے ہیں ان کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟

ہمارے دونوں ملکوں نے ۱۹۵۶ء میں زرعی تعاون کا سلسلہ شروع کیا تھا جب سوویت یونین نے راجستھان میں سورت گڑھ کے مقام پر ہندستان کے پہلے ریاستی مشین بند فارم کے قیام میں مدد دی تھی۔ آج ہم گذرے ہوئے برسوں پر نظر ڈالتے ہیں تو اطمینان کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ اس مدت میں بہت کچھ حاصل ہوا ہے۔

سوویت اور ہندستانی ماہروں اور زراعت سے وابستہ عملی کارکنوں کے باہمی سائنسی اور تکنیکی رابطے کو اس مدت میں وسعت اور استحکام حاصل ہوا ہے۔ زرعی تحقیقات کے جدید ترین رجحانات اور کامیابیوں کے بارے میں بار آور صلاح و مشورہ، بہترین قوت پیداوار کی حامل فصلوں کے بیجوں، پودوں اور مویشیوں کی مخلوط نسلوں کی تیاری سے متعلق معلومات کے باہمی تبادلے سے دونوں ملکوں میں زرعی سائنس اور کاشتکاری نے ترقی حاصل کی ہے، ساتھ ہی ساتھ زراعت کے سلسلے میں سوویت، ہند تعاون کو بڑھاوا ملا ہے۔ زراعت کے سلسلے میں سائنسی اور تکنیکی تعاون کا بین حکومتی سوویت، ہند سمجھوتہ جس پر جون ۱۹۷۱ء میں ماسکو میں دستخط ہوئے تھے دونوں ملکوں کے سائنسدانوں کے بار آور کام کے لئے ایک ٹھوس بنیاد بن گیا۔ سوویت یونین کی وزارت زراعت اور ہندستان کی زراعت اور آبپاشی کی وزارت کے درمیان اچھے کاروباری ڈھنگ کے روابط قائم ہیں۔ ہم زرعی سائنس اور طریق کاشتکاری کے فروغ سے متعلق وسیع تر مسائل حل کرنے کے لئے سوویت، ہند تعاون کی مزید توسیع کو بڑی اہمیت دیتے ہیں۔

زراعت کے سلسلے میں باہمی تعاون کی ٹھوس شکلیں کیا ہیں؟

سوویت اور ہندستانی ماہرین جو نئی طرح کے پودوں کی تیاری کے کام میں مصروف ہیں، پچھلے کئی سال سے آپس میں تعاون کر رہے ہیں اور اچھی قسم کی فصل تیار کرنے میں انھوں نے زبردست کامیابی حاصل کی ہے۔ چند مثالیں ملاحظہ ہوں: سورج مکھی کے سوویت بیج ہندستان میں بے حد مقبول ہوئے ہیں، ان کو بنیاد بنا کر ہندستانی سائنسدانوں نے سورج مکھی کی ایسی قسمیں تیار کی ہیں جن میں تیل کا جزو بہت زیادہ ہے۔

ہندستان میں تیار ہونے والی گیہوں کی شاندار

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

قسموں کلیان اور سونا کی سوویت یونین کے کئی علاقوں میں کاشت کی سفارش ہماری وزارت نے کی ہے۔ سوویت یونین میں ریونڈی کی اروناقسم کے اعلیٰ قوتِ پیداوار رکھنے والے پودوں کی کاشت کے سلسلے میں جو تجربے کئے گئے ہیں وہ بھی کامیاب رہے ہیں۔

ہندستانی ماہروں کو ان کی خواہش کے بموجب کپاس کی کاشت کے سوویت علاقوں میں جانے اور کپاس کی کاشت کی زرعی تکنکوں سے واقفیت حاصل کرنے کی سبھی سہولیات فراہم کی گئیں۔ انھیں کپاس کے بہترین سوویت بیج دیئے گئے۔ اس کے علاوہ ہم نے ہندستانی سائنسدانوں کو ریشم کے کیڑوں کی مختلف نسلوں کے انڈے اور شہتوت کے پیڑوں کی کئی قسمیں بھی فراہم کی ہیں جو مختلف بیماریوں کا مقابلہ کر سکتی ہیں۔

مویشیوں کی افزائشِ نسل خصوصاً ہندستانی بھیڑوں اور سوویت میرینو بھیڑوں کی مخلوط نسل تیار کرنے سے متعلق ہندستان کے تحقیقی پروگراموں کو سوویت یونین سے جو مدد ملی ہے، ہندستانی ماہرین اس کی بے حد تعریف کرتے ہیں۔ گذشتہ چند برسوں میں سوویت یونین نے ۱۰ ہزار سے زائد میرینو بھیڑیں (جن میں استاورو پول اور گروزنی نسل کی اچھے اون والی بھیڑیں خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں) ہندستان کو فراہم کی ہیں۔ اس کے علاوہ ڈھائی سو قراقل بھیڑیں بھی آئی ہیں جن کی مدد سے مقامی نسلوں کو بہتر بنایا جا رہا ہے۔

دونوں ملکوں کے زرعی تحقیق کے اداروں کے درمیان بھی اچھے رابطے قائم ہیں۔ پچھلے سال ہندستانی سائنسدانوں اور ماہروں کے ۹ وفد سوویت یونین آئے تھے جنھوں نے بیجوں کے انتخاب اور بیجوں کی کاشت کے خاص مسائل پر، زمین اور آبپاشی کے مسائل پر، باغبانی اور تمباکو کی کاشت کی زبردست ترقی کے مسائل پر سوویت رویّہ کا مطالعہ کیا۔ دوسری طرف سوویت سائنسدانوں نے ہندستان جا کر بیجوں کے انتخاب، فصل کی پیداوار اور مویشی پالن کے سلسلے میں اپنے ہندستانی رفقاء کے تجربوں کا جائزہ لیا۔

زراعت کے میدان میں سوویت، ہند تعاون کے امکانات کیا ہیں؟

ہمارے خیال میں امکانات بہت اچھے ہیں۔ ہمارا یقین ہے کہ گیہوں، دھان، کپاس، چائے، تمباکو اور دوسری فصلوں کے لئے بیجوں کے انتخاب اور بیجوں کی کاشت کے سلسلے میں باہمی تعاون کو مزید ترقی دی جا سکتی ہے۔ اس کے علاوہ مویشیوں کی موجودہ نسلوں کو بہتر بنانے اور نئی مخلوط نسلیں پیدا کرنے میں، آبپاشی اور زمین کی اصلاح کے کاموں میں ہم ایک دوسرے سے تعاون کر سکتے ہیں۔ میرے خیال میں فصلوں کو بیماریوں اور کیڑے مکوڑوں سے بچانے کے کام میں خصوصاً پودوں کے تحفظ کے حیاتیاتی طریقوں پر ریسرچ کے سلسلے میں سوویت اور ہندستانی سائنسدانوں کی مشترکہ کوششیں بے حد اہم ثابت ہوں گی۔ بیجوں کے انتخاب میں کام آنے کے لئے جنگلی پودوں کے جمع کرنے اور چھان بین کرنے، گرم آب و ہوا کے علاقوں میں پیداواری صلاحیت رکھنے والے مویشیوں کی نسل بڑھانے اور مخلوط نسلیں پیدا کرنے میں بھی ہمارا تعاون کارآمد ہو سکتا ہے۔ دونوں ملکوں کے زرعی تحقیق کے ممتاز اداروں اور بیجوں کے انتخاب کے مرکزوں کے درمیان تعلّقات کا مزید استحکام ان تحقیقی پروگراموں کی تکمیل میں بہت بڑا رول ادا کرے گا۔

اہم زرعی مسائل کے حل میں سوویت اور ہندستانی سائنسدانوں کی مشترکہ کوششیں سوویت، ہند تعاون کے فروغ میں ایک شایانِ شان حصّہ ادا کریں گی۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سوویت ہند تجارت اور معاشی تعاون

جی۔ سیمینلکوف
سوویت یونین کی بیرونی تجارت کی وزارت کے
شعبۂ جنوبی ایشیا کے سربراہ

تاریخ کے نقطۂ نظر سے سوویت یونین اور ہندستان کے معاشی و تجارتی روابط کا تعلق نسبتاً ماضی قریب سے ہے۔ پہلے سوویت ہند تجارتی سمجھوتے پر دسمبر ۱۹۵۳ء میں دستخط کئے گئے تھے۔ تاہم فروری ۱۹۵۵ء میں بھیلائی میں ایک فولاد ساز کارخانے کی تعمیر سے متعلق ایک سمجھوتے پر دستخط کے ساتھ ہی دونوں ملکوں کا باہمی تعاون ایک وسیع تر کردار کا حامل بننے لگا۔ آنے والے بعد کے برسوں نے سوویت ہند معاشی تعلقات کے فروغ کی پالیسی کی صحت کی توثیق کردی۔ ہندستان میں سوویت امداد سے ۸۰ سے زائد صنعتی و دیگر پروجیکٹ یا تو تعمیر کئے جاچکے ہیں یا زیر تعمیر ہیں جن میں سے ۵۰ میں پہلے ہی پیداواری سلسلہ شروع ہوچکا ہے۔ سوویت امداد نے ہندستانی معیشت کے ریاستی شعبے کے قیام میں اہم رول ادا کیا ہے۔

ملک میں تیار کی جانے والی فولاد کا ۳۰ فیصدی حصہ، تیل کی مصنوعات کا ۳۵ فیصدی حصہ، بجلی کا ۲۰ فیصدی اور بھاری آلات کا ۸۰ فیصدی نیز ٹربو جنریٹرسٹوں اور ہائڈرولیونٹوں کا ۶۰ فیصدی حصہ ہندستان میں سوویت امداد سے تعمیر کئے جانے والے اداروں کا ہی مرہونِ منت ہے۔ تقریباً ہندستان کی ہر ریاست میں ایسے صنعتی ادارے، بجلی گھر، کوئلے کی کانیں یا فارم ضرور موجود ہیں جو سوویت ماہرین کی امداد سے تعمیر کئے گئے ہیں۔ بھیلائی اور بوکارو کے شہرۂ آفاق فولاد ساز کارخانے، رانچی، درگاپور اور ہردوار کے کارخانے نیز بھاکڑہ، نیویلی، اوبرا اور دیگر شہروں کے پن بجلی گھر اور برونی و کویالی کے تیل صاف کرنے کے کارخانے ملک کی ترقی میں قابلِ لحاظ معاونت کر رہے ہیں۔

سوویت ہند سائنسی و تکنیکی تعاون انتہائی بارآور ثابت ہوا ہے۔ سوویت اور ہندستانی سائنسدانوں کے درمیان دھات سازی، پتروکیمیکلز، الیکٹرونک کمپیوٹر خلائی تحقیق، زراعت اور معدنیات کی کھوج کے میدانوں میں روابط قائم ہوئے ہیں۔

جہاں تک دونوں ملکوں کی باہمی تجارت کا تعلق ہے تو یہ غالباً ان کے باہم فائدہ بخش تعاون کے انتہائی سحر کی میدانوں میں سے ایک ہے۔ اس کا مشاہدہ آسانی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کے ساتھ گذشتہ پانچ برسوں (۱۹۷۱ء تا ۱۹۷۵ء) کے دوران سوویت ہند تجارت میں اضافہ کی اوسط سالانہ شرح میں کیا جا سکتا ہے۔ اس مدت کے دوران دونوں ملکوں کے درمیان تجارتی لین دین میں تقریباً دوگنا اضافہ ہوا ہے، اضافہ کی اوسط سالانہ شرح ۱۲٫۵ فیصدی رہی ہے۔ ۱۹۶۰ء تا ۱۹۷۰ء کی مدت کے دوران سوویت ہند تجارت کے حجم میں ۳٫۵ گنا اضافہ ہوا ہے، اس حقیقت کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ بات کہی جا سکتی ہے کہ اضافہ کی اونچی شرحیں سوویت ہند تجارت کا ایک پختہ رجحان بن چکی ہیں۔ ہندستان کے لئے سوویت برآمدات میں اضافہ ہو رہا ہے۔ برآمد کئے جانے والے سامان میں پلانٹ، آلات، گھڑائی کی اور پریس مشینری، برقی مشینیں اور طیارے شامل ہیں۔ اندرون ملک خام مواد وں کی قلت کے سبب ان کے لئے ہندستان کی بڑھتی ہوئی مانگ کے پیش نظر سوویت یونین نے ان کی سپلائی میں قابل ذکر حد تک اضافہ کر دیا ہے۔ گذشتہ پنجسالہ مدت کے دوران سوویت یونین نے ہندستان کو ۳۷ لاکھ ٹن سے زیادہ تیل مصنوعات، تقریباً ۱۰ لاکھ ٹن کھاد، تقریباً ۷۰ ہزار ٹن غیر آہنی دھاتیں، ۲ لاکھ ٹن اخباری کاغذ، ایک لاکھ ۴۰ ہزار ٹن اسبسطاس، ۹۰ ہزار ٹن گندھک اور تقریباً ۴۰ لاکھ روبل کی مالیت کی دوائیں فراہم کی ہیں۔

اضافہ کی اونچی شرحیں سوویت یونین کے لئے ہندستانی برآمدات کی بھی امتیازی خصوصیت ہیں۔ ۱۹۷۱ء تا ۱۹۷۵ء کی مدت کے دوران سوویت یونین کو برآمد کی جانے والی اشیاء کی مالیت ۷۰ کروڑ روبل تک پہنچ گئی، جو اس بات کی مظہر تھی کہ اس سے قبل کی پنجسالہ مدت یعنی ۱۹۶۵ء تا ۱۹۷۰ء کے مقابلے میں ۷۰ کروڑ روبل سے زائد کا اضافہ عمل میں آیا ہے۔

سوویت یونین کے لئے ہندستانی برآمدات کا تذکرہ کرتے ہوئے اس بات کی نشاندہی ضروری ہے کہ برآمد کی جانے والی اشیاء کی زمرہ بندی میں روز افزوں تنوع پیدا ہو رہا ہے۔ چنانچہ سوویت ہند تجارت کے ابتدائی برسوں میں ہندستان نے سوویت یونین کو بنیادی طور پر اپنی روایتی برآمداتی اشیاء مثلاً چائے، کافی، ابرق، کھالیں، مصالحہ جات، کاجو اور جوٹ کا سازوسامان برآمد کیا۔ تجارتی اور معاشی روابط میں اضافہ اور ہندستانی معیشت کی ترقی کے ساتھ ساتھ ہندستان سے سوویت یونین کو اشیاء کی نئی اقسام اوّلین طور پر صنعتی اشیاء برآمد کی جا رہی ہیں۔ سوویت یونین ہندستان سے سوتی کپڑے، بنا ہوا اونی سامان، ملبوسات اور جوتے وغیرہ خریدتا ہے۔

ہندستان کی بعض تیار مصنوعات کی سوویت خریداریوں نے فی الواقع نہ صرف سوویت یونین بلکہ دوسرے ملکوں کے لئے بھی ان کی برآمد کو تقویت پہنچانے کے لئے تنظیموں کے قیام کی راہ ہموار کی ہے۔ (اس ضمن میں جو تانے بُنے ہوئے اونی سامان اور ملبوسات کو بطور مثال پیش کیا جا سکتا ہے) مزید برآں وہ ہندستانی صنعتوں کی پیداواری صلاحیتوں کی توسیع میں اور روزگار کے نئے مواقع کی تخلیق میں معاون بنیں۔ تیار مصنوعات کی سوویت درآمد کے نتیجے میں ہندستان سوویت یونین کو اشیاء درآمد کرنے والے ترقی پذیر ملکوں میں امتیازی مقام حاصل کر چکا ہے۔

ہندستان کے ساتھ سوویت یونین کی درآمدی تجارت کی ایک حالیہ خصوصیت یہ ہے کہ سوویت یونین کو صنعتی اشیاء کی درآمد میں روز افزوں اضافہ ہو رہا ہے جن میں اسٹورنج بیٹریاں، ٹریکشن بیٹریاں، فورک لفٹ ٹرک، کیبل، مسترلیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کے اوزار، طبّی آلات اور گیریج کا ساز و سامان شامل ہے۔

اس طرح سوویت، ہند تجارت میں کامیابی کے ساتھ اضافہ ہو رہا ہے۔ اس ضمن میں نمایاں اہمیت کی حامل ہمارے تجارتی سمجھوتوں کی طویل مدّتی نوعیت ہے کیونکہ یہ ہندستان کے لئے اس بات کو ممکن بناتی ہے کہ وہ سوویت اشیاء کی بازادائیگی اور معاشی و تکنیکی سمجھوتوں کے تحت سوویت یونین کی طرف سے دئے جانے والے قرضہ جات کی ادائیگی کے سلسلے میں اپنی برآمدات کے حجم کا پیشگی طور پر تعین کر سکے۔

یکم اپریل ۱۹۷۶ء کو پانچ سال کی مدت کے لئے نئی دہلی میں طے پانے والے تجارتی سمجھوتے میں ۱۹۸۰ء کے اواخر تک کے لئے تجارتی امکانات کی تفصیلی نشاندہی کی گئی ہے۔ اس سمجھوتے میں متعلقہ پنجسالہ مدّت کے اختتام تک سوویت، ہند تجارت کے لین دین میں ۵۰ فیصدی اضافہ کا اہتمام کیا گیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ان پانچ برسوں کے دوران ہمارے باہمی لین دین کا حجم تین سابقہ سمجھوتوں کے روبہ کار لائے جانے کی مدّت یعنی ۱۹۵۴ء تا ۱۹۷۰ء کی درمیانی مدّت کے دوران ہمارے دونوں ملکوں کی تجارت کے حجم سے متجاوز ہو جائے گا۔

پہلے سال کے دوران نئے تجارتی سمجھوتے کی کارکردگی اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ اس کی تمام شقوں کو کامیابی کے ساتھ روبہ عمل لایا جائے گا۔ یہ بات خاص طور پر دسمبر ۱۹۷۶ء میں سوویت یونین کی بیرونی تجارت کے نائب وزیر آئی۔ گریشن کی قیادت میں سوویت یونین کے ایک تجارتی وفد کے دورۂ ہند کے موقع پر نوٹ کی گئی تھی۔ اس دورے کے دوران ہونے والے مذاکرات میں سوویت، ہند تجارت سے متعلق متعدد مسائل بحث میں آئے۔ ۱۹۷۷ء کے لئے سوویت یونین اور ہندستان کے درمیان تجارتی لین دین سے متعلق ایک پروٹوکول پر دستخط کئے گئے جس میں ۱۹۷۶ء کے مقابلے میں سوویت، ہند تجارت کے حجم میں ۱۰ فیصدی اضافہ کا اہتمام کیا گیا ہے۔ اس حقیقت کو مدِنظر رکھتے ہوئے کہ دونوں ملکوں کی باہمی تجارت کا حجم پہلے ہی ۱۹۷۵ء میں ۷۰۰ کروڑ روپئے کی مالیت سے بھی زیادہ آگے تک پہنچ چکا تھا، یہ اعداد و شمار بہرحال نمایاں اہمیت کے حامل قرار دئے جائیں گے۔

حالیہ برسوں کے دوران پیداواری تعاون کو سوویت، ہند تجارت اور معاشی تعاون کے ایک امید افزا میدان کی حیثیت حاصل رہی ہے۔ مثال کے طور پر اپریل ۱۹۷۶ء میں بین حکومتی کمیشن برائے سائنسی، تکنیکی و معاشی تعاون کے اجلاس منعقدہ ماسکو میں سوویت یونین اور ہندستان کے درمیان پیداواری تعاون سے متعلق ٹھوس اقدامات زیرِ بحث آئے۔ ان کے عملی حصول کے مقصد کے تحت سوویت ماہرین کے وفد نے ہندستان کا دورہ کیا۔ انھوں نے فارم پیداواروں کے ایک وسیع سلسلے کی پیداوار کے لئے تعاون کی تنظیم سے متعلق مذاکرات میں حصّہ لیا۔ پیداواری تعاون کا فروغ سوویت یونین اور ہندستان دونوں ہی ملکوں کے لئے فائدہ بخش ہے۔ چنانچہ فریقین نے تجارت اور معاشی تعاون کے اس میدان میں نت نئی شکلوں کی تلاش کا سلسلہ جاری رکھا ہے۔

اس طرح ہمارے سامنے کام کا وسیع میدان موجود ہے۔ بلاشبہ اس کے بہتر نتائج برآمد ہوں گے۔ سوویت، ہند تعاون کا تجربہ قائل کن طور پر ان ریاستوں کے باہمی تعاون کی بارآور نوعیت کی نظیر ہے جو اپنے تعلقات باہمی احترام و اعتماد کی بنا پر استوار کرتی ہیں۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

"ہند سوویت دوستی قومی اتفاقِ رائے پر مبنی ہے"

ایل۔ کے۔ اڈوانی

ماسکو سے واپسی پر سوویت دیس کو خاص طور سے انٹرویو دیتے ہوئے ہندستان کے وزیر اطلاعات و نشریات شری ایل۔ کے۔ اڈوانی نے زور دے کر کہا کہ ہندستان کی خارجہ پالیسی، خاص طور پر ہند سوویت دوستی پچھلے عام انتخابات میں بحث کا موضوع نہیں تھی۔ انھوں نے وضاحت کی کہ ہندستان اور سوویت یونین کے درمیان دوستی کی پالیسی قومی اتفاقِ رائے پر مبنی ہے۔
ذیل میں ہم اس انٹرویو کا متن شائع کر رہے ہیں۔

آپ نے اپنے ایک حالیہ بیان میں کہا ہے:
"ہندستان اور سوویت یونین کے درمیان تعلقات قومی اتفاقِ رائے پر مبنی ہے ہیں اور یہی وہ چیز ہے جس نے ہند سوویت تعلقات اور ہند سوویت دوستی کو ایک پائیدار رشتے کی شکل دے دی ہے"۔ کیا آپ براہ مہربانی اس مدبرانہ اور بصیرت افروز بیان کی مزید توضیح کریں گے اور دوستی کے اس رشتے کے اہم پہلوؤں پر روشنی ڈالیں گے؟

عوام کے ذریعہ ہمارے ہاتھوں میں اقتدار سونپے جانے کے بعد کچھ حلقوں کو یہ احساس تھا کہ غالباً جنتا حکومت بننے کے بعد بھی معاملات میں اس سے قبل کا رویہ یکسر بدل جائے گا اور ان میں خارجہ پالیسی اور ہند سوویت دوستی بھی شامل تھی۔ یہ سچ نہیں ہے اور جیسا کہ پچھلے کچھ مہینوں میں ظاہر ہو گیا ہے، موجودہ حکومت بدستور ناوابستگی کی پالیسی اور ہند سوویت دوستی کی پالیسی کو جاری رکھنے پر یقین رکھتی ہے کیونکہ یہ پالیسی کسی ایک پارٹی کے نظریات پر مبنی نہیں ہے، بلکہ قومی اتفاقِ رائے پر مبنی ہے۔ یہ پالیسی پورے ملک کے پورے نظریہ کی ترجمان ہے۔ یہ ایک اہم بات ہے۔ میں نے ماسکو میں قیام کے دوران اس بات کو بار بار دہرایا تھا۔

دوسری چیزوں کے علاوہ، دوستی سچی اطلاعات کے باہمی تبادلہ پر منحصر ہوتی ہے۔ ان دو دوست ملکوں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کے درمیان اطلاعات کے تبادلہ کی موجودہ سطح اور دائرہ کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ اس کی توسیع کے کیا امکانات ہیں؟

یہ سلسلہ جاری ہے اور اسے جاری رہنا چاہئے۔ اولین طور پر دوستی کا انحصار عوام کی خواہشات پر اور ثانوی طور پر باہمیت کے اصولوں پر مبنی باہمی مفادات پر ہوتا ہے۔ اور ہم نے اسی بنیاد پر ایک دوسرے سے تعلقات استوار کئے ہیں۔ ۱۹۷۷ء عظیم اکتوبر سوشلسٹ انقلاب کی ۶۰ ویں سالگرہ اور ہندستان کی آزادی کی ۳۰ ویں سالگرہ کا سال ہے۔ دونوں ملکوں کے درمیان سفارتی تعلقات کے قیام کے بعد، جن کا ٹھوس اظہار امن، دوستی اور تعاون کے معاہدے کی صورت میں ہوا تھا، آپ ہند سوویت تعاون کے پورے پھیلاؤ کو کس نظر سے دیکھتے ہیں؟ مستقبل میں آپ کو کیا امکانات نظر آتے ہیں؟

ان ۳۰ برسوں میں کئی نازک مواقع ایسے آئے ہیں جن میں سوویت یونین نے نہایت موثر طور پر ہماری مدد کی ہے۔ جیسا کہ آپ نے بجا طور پر کہا ہے، یہ سال دونوں ملکوں کے لئے اہمیت کا حامل ہے: ہندستان اپنی آزادی کی ۳۰ ویں سالگرہ منا رہا ہے اور سوویت یونین میں انقلاب کی ۶۰ ویں سالگرہ منائی جا رہی ہے۔ ثقافتی تبادلے کے سمجھوتے کے تحت، جو کچھ سال پہلے طے پایا تھا، وزارت تعلیم نے کئی پروگرام بنائے ہیں۔ ہمارے ملک کے کلاکار آپ کے ملک میں جائیں گے؛ ہندستانی فلموں کا ایک میلہ ماسکو میں منعقد کیا جائے گا۔ دوسری طرف، نومبر کے مہینے میں آپ کے ملک کے کچھ ممتاز کلاکار ہمارے یہاں آئیں گے۔ ان ثقافتی تبادلوں سے، مجھے یقین ہے، ہمارے دونوں ملکوں کے درمیان تعلقات مزید مضبوط ہوں گے۔

آپ حال ہی میں سوویت یونین گئے تھے۔ آپ وہاں سے کیا تاثرات لے کر واپس آئے ہیں؟

ہر جگہ مجھے گرمجوشی اور بے پایاں خلوص ملا۔ میرا سوویت یونین کا دوسرا سفر تھا۔ میں محسوس کرتا ہوں کہ اس بار میرا دورہ زیادہ بامقصد تھا، کیونکہ مجھے آپ کے ملک کے کئی لیڈروں سے ملنے کا موقع ملا، جن میں نائب وزیر اعظم بھی شامل تھے۔ میں نے آپ کی حکومت کے وزرا کے اطلاعات و نشریات۔ ارماش، لاپن اور دوسروں سے تبادلۂ خیالات کیا۔ ہم نے اپنے اپنے متعلقہ دائرہ کار میں تعاون کو مزید فروغ دینے کے طریقوں پر تبادلۂ خیال کیا۔ میں یہاں یہ بھی تذکرہ کر دوں کہ میں اس بار فلمی میلے کے سلسلے میں وہاں گیا تھا۔ یہ فلمی میلہ نہایت دلچسپ اور متاثر کن تھا۔

میں نے ارماش سے ایسے فلمی میلوں کے انعقاد کے بارے میں بھی بات چیت کی، جو محض چند اچھی فلموں تک محدود نہ ہوں۔ سبھی قوموں کو سبھی ملکوں کو یکجا کرنے کی سمت میں شعوری کوشش کرنے کی ضرورت ہے، تاکہ نہ صرف وہ ممالک ہی شرکت کر سکیں، جہاں کا سنیما آرٹ ترقی یافتہ ہے، بلکہ وہ ممالک بھی شرکت کر سکیں، جہاں یہ آرٹ اتنا ترقی یافتہ نہیں ہے۔ ان کی شرکت سے ملکوں کو ایک دوسرے کے قریب لانے میں مدد ملے گی۔

مجموعی طور پر، میرا سوویت یونین کا سفر نہایت مفید تھا اور مجھے نہایت مسرت ہے کہ میں مختصر قیام کے لئے ہی سہی، وہاں جا سکا۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہندستان کی تیل کی صنعت کے لئے ہمہ گیر سوویت امداد

پٹرولیم اور کیمیکلز کے مرکزی وزیر
ایچ۔ این۔ بہوگنا سے انٹرویو

ہندستان نے آزادی کے ۳۰ برسوں میں جو ترقی کی ہے، اس کا ایک نہایت امید افزا پہلو اس کی تیل صنعت کی ترقی ہے۔ یہ ترقی تقریباً صفر سے ہوئی ہے۔ تیل کی تلاش، پیداوار اور تیل کی صفائی جیسے اہم شعبوں کے فروغ میں سوویت تعاون کی اہمیت کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

پچھلے ۳۰ برسوں کے دوران ہندستان نے تیل کی تلاش، پیداوار اور تیل صاف کرنے کے شعبوں میں جو ترقی کی ہے، اس کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے میں مسرت محسوس کر رہا ہوں۔ سب سے پہلے تو میں یہ کہنا چاہوں گا کہ ان شعبوں میں ترقی کافی بڑی حد تک اس تعاون اور دوستی کا نتیجہ ہے جس کا سوویت یونین نے اس ملک کے عوام اور حکومت کے تئیں مظاہرہ کیا ہے۔ سوویت یونین کے عظیم عوام اور ان کی حکومت نے، سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی رہنمائی میں معاونت نہ کی ہوتی تو ہو سکتا تھا کہ تیل کے شعبہ میں ہندستان کی ترقی ایک دم رک جاتی۔

ابتدا میں جب ہم نے تیل کی تلاش، پیداوار اور تیل صاف کرنے کے شعبوں میں مدد حاصل کرنے کے لئے دنیا بھر میں دوستوں کی تلاش کی تھی تو سب نے نگاہیں پھیر لی تھیں۔ کچھ کمپنیاں، جو ہندستان میں چھوٹے پیمانے پر تیل پیدا کر رہی تھیں، یہ نہیں چاہتی تھیں کہ ہندستان اپنے تیل کے منصوبہ پر عمل کرے۔ سوویت تعاون کی وجہ سے ہی جو ۱۹۵۶ء میں شروع ہوا، ہم تیل کی صنعت میں موجودہ پوزیشن حاصل کرنے کے قابل ہوئے۔ سوویت یونین نے تیل کی تلاش کی ٹکنالوجی کے فروغ، تیل کے علاقوں کی تلاش اور مختلف ارضیاتی جائزے لینے میں ہماری مدد کی۔ اس نے مختلف قرضوں اور تجارتی سمجھوتوں کے تحت، تیل اور قدرتی گیس کمیشن کو ساز و سامان، ٹکنالوجی اور بہ وقت ضرورت صلاح و مشورے کی صورت میں تیل کی تلاش کے مختلف مرحلوں میں ہمہ گیر امداد دی۔ اس میدان میں ہند سوویت تعاون اتنا کامیاب ثابت ہوا کہ نہ صرف

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہندستان نے تیل تلاش کر لیا، بلکہ انکلیشور میں تو کافی مقدار میں تیل مل گیا۔

تیل تلاش کر لینے کے بعد ہم نے مختلف بین الاقوامی کمپنیوں سے، جن کے ہندستان میں تیل صاف کرنے کے کارخانے تھے، تیل صاف کرنے کی اپنی صلاحیتوں میں توسیع کے سلسلے میں مدد چاہی مگر ان کمپنیوں نے صاف انکار کر دیا۔ اور ایک بار پھر سوویت یونین کے عظیم عوام اور اُن کی حکومت نے ہماری مدد کی۔

انھوں نے پہلے کویالی اور بعد میں برُونی میں تیل صاف کرنے کے کارخانے قائم کرنے میں ہمارے ساتھ تعاون کیا۔ یہ کارخانے ایک نئے ہندستان کی تعمیر میں اس ہند سوویت دوستی کی علامت بن گئے ہیں، جس کی بنیاد یقیناً جواہر لال نہرو نے رکھی تھی۔ چنانچہ، سوویت یونین نے اس وقت ہماری مدد کی جب ہم اس مشکل میں پھنسے ہوئے تھے کہ ہم نے تیل تو تلاش کر لیا تھا، لیکن اسے صاف کرنے کے وسائل ہمارے پاس نہیں تھے۔ اس وقت سوویت تعاون سے متھرا میں تیل صاف کرنے کا کارخانہ لگایا جا رہا ہے، جو سالانہ ۶۰ لاکھ ٹن تیل صاف کر سکے گا۔

انکلیشور کے علاوہ، گجرات اور آسام میں سوویت سوویت ساز و سامان یا مختلف شعبوں میں سوویت ماہروں کی مدد سے دوسرے تیل کے کنویں بھی تلاش کئے گئے ہیں۔ اس وقت تیل اور قدرتی گیس کمیشن کے پاس گہری کھدائی کرنے والے ۶۵ رگ ہیں، جن میں سے ۴۵ سوویت یونین سے حاصل کئے گئے ہیں۔

ہمارے ساحلی علاقوں میں پہلا رضیاتی جائزہ ۱۹۶۴ء تا ۱۹۶۶ء کے دوران ایک سوویت جہاز نے لیا تھا۔ ان جائزوں کے دوران ہی بمبئی ہائی کے تیل کے ذخیرہ کا پتہ چلا تھا۔

خشکی پر تیل کی تلاش کے معاملے میں تیل اور قدرتی گیس کمیشن بڑی حد تک سوویت مہارت اور ساز و سامان پر انحصار کر رہا ہے۔ اس وقت ۱۱ روسی ماہرین تیل اور قدرتی گیس کمیشن کے ساتھ مختلف شعبوں میں کام کر رہے ہیں۔

ہندستان میں تیل کی پیداوار کا دس سالہ پروگرام، جو سوویت ماہرین کے صلاح مشورے سے تیار کیا گیا تھا، کس حد تک آگے بڑھا ہے؟

اگست ۱۹۷۰ء سے اگست ۱۹۷۱ء تک سوویت ماہرین کی ایک ٹیم نے ڈاکٹر یو۔ آئی۔ شائیفسکی کی سرکردگی میں تیل اور قدرتی گیس کمیشن کے ماہرین کے ساتھ مل کر ۱۹۷۱ء تا ۱۹۷۵ء کے دوران تیل کی صنعت کی ترقی کے بارے میں ایک تکنیکی معاشی رپورٹ تیار کی تھی۔ ساتھ ہی ان ماہروں نے ۱۹۷۶ء تا ۱۹۸۰ء کے عرصہ کے لئے ایک امکانی تخمینہ بھی تیار کیا تھا۔ پانچویں پنجسالہ منصوبے کے لئے پروگرام طے کرتے ہوئے اس رپورٹ کو مدِنظر رکھا گیا تھا۔ چھٹے پنجسالہ منصوبے کی روپ ریکھا تیار کرنے میں بھی اس سے مدد لی گئی، مگر یہ رپورٹ ان معلومات کی بنیاد پر تیار کی گئی تھی جو ۱۹۷۰ء تا ۱۹۷۱ء تک حاصل ہوئی تھیں۔ حال ہی میں ایک ہند سوویت مشترکہ ٹیم نے ہندستان کے ایسے خطوں کے بارے میں ایک تخمینی رپورٹ تیار کی ہے، جہاں تیل ملنے کا امکان ہے۔ اس ٹیم نے اپنی رپورٹ فروری ۱۹۷۶ء میں پیش کر دی تھی۔ اس رپورٹ میں ملک کے مختلف حصّوں میں تیل کے ۳۱ کنوؤں کی نشاندہی کی گئی تھی، جن میں چار ساحلی علاقوں کے کنویں بھی شامل ہیں۔ ان میں سے ۱۷ کنوؤں کی کھدائی شروع کی جا چکی ہے۔ تیل کی تلاش اور کنوؤں کی توسیع کے کام میں تیل اور قدرتی گیس کمیشن اس رپورٹ سے کافی مدد لے رہا ہے۔

کیا آپ اس سلسلے میں دہرہ دون کے تیل کی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تحقیقات کے ادارے سے وابستہ ہند، سوویت ٹیم کے کام پر کچھ تبصرہ کریں گے، خاص طور پر تریپورا کے منی پور بیلٹ میں گیس کی حالیہ دریافت کی اہمیت کے پس منظر میں؟

اس وقت ۱۱ سوویت ماہرین تیل کی صنعت کے مختلف شعبوں مثلاً پٹرولیم جیولوجی، ڈریلنگ انجینئرنگ اور کنوؤں کو پختہ کرنے کی ٹکنالوجی کے شعبوں میں تیل اور قدرتی گیس کمیشن کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔ جیسا کہ میں نے پہلے تذکرہ کیا، سوویت ماہرین نے تیل اور قدرتی گیس کمیشن کے ماہرین کے ساتھ مل کر تیل کی صنعت کی ترقی کے بارے میں ۱۹۷۱ء تا ۱۹۷۵ء اور ۱۹۷۶ء تا ۱۹۸۰ء کے لئے تکنیکی معاشی رپورٹ تیار کی تھی اور فروری ۱۹۷۶ء میں انھوں نے ان خطوں کے بارے میں ایک تخمینی رپورٹ تیار کی تھی، جہاں تیل ملنے کا امکان ہے۔

تریپورا میں بارامورا کے علاقے میں جو پہلا کنواں کھودا گیا تھا، اس میں اتنی گیس ملی ہے کہ تجارتی اغراض میں کام آسکتی ہے، گیس کی مقدار کا تعین کرنے کے لئے کچھ اور تجرباتی کنوئیں کھودنے ضروری ہیں۔ اس مقصد کے لئے تریپورا میں تین اور کنویں کھودے جا رہے ہیں۔ ابھی منی پور میں کنوؤں کی کھدائی شروع نہیں ہوئی ہے۔

سوویت یونین نے اس شعبہ کی ترقی میں انتہائی ترقی یافتہ اور آگے بڑھی ہوئی ٹکنالوجی کی فراہمی کے ذریعہ اہم کردار ادا کیا ہے، جبکہ ابتدا میں ہندستان میں تیل کے تکنیکی ماہر گنے چنے ہی تھے؟

ابتدائی مرحلے میں تیل اور قدرتی گیس کمیشن کو تیل کی تلاش اور تیل اور گیس نکالنے میں کوئی خاص مہارت حاصل نہیں تھی۔ تیل کی تلاش کے مختلف مراحل میں سوویت یونین نے ٹکنالوجی اور ماہرین کے ذریعہ ہماری مدد کی۔ سوویت ماہروں نے وقتاً فوقتاً صلاح و مشورہ دے کر اور ہندستانی تکنیک دانوں کی تربیت کے ذریعہ قابل قدر مدد دی ہے۔ تجربہ کار سوویت ماہرین ہندستان آئے اور سوویت یونین میں ہندستانی ماہرین کی تربیت کے لئے سہولیات فراہم کی گئیں۔ اس کی وجہ سے تیل اور قدرتی گیس کمیشن کو تیل کے ایسے ماہرین کی ایک پوری ٹیم تیار کرنے میں مدد ملی، جن کی مہارت اور ہنرمندی کو دنیا بھر میں تسلیم کیا جا چکا ہے۔ سوویت ماہرین نے دہرہ دون میں ایک ڈیزائن انسٹی ٹیوٹ کے قیام میں بھی مدد دی ہے۔

تیل صاف کرنے کے شعبے میں بھی کئی لوگ صنعتی اور تکنیکی تربیت کے لئے سوویت یونین بھیجے گئے تھے۔ سوویت ماہرین کی ایک چھوٹی سی ٹیم کی مدد سے بڑودہ میں کویالی تیل کارخانے کی توسیع کے لئے نقشے تیار کرنے کی غرض سے ایک مرکزی ڈیزائن ساز تنظیم قائم کی گئی، کیونکہ کویالی کارخانے کی تیل صاف کرنے کی صلاحیت دوگنی کی جا رہی ہے۔ فی الحال یہ کارخانہ ۳۰ لاکھ ٹن تیل صاف کرتا ہے۔ میں کہنا چاہوں گا کہ جس ہنرمندی سے یہ تیل صاف کرنے والا کارخانہ تعمیر کیا گیا تھا، اس کی وجہ سے ہم اپنے بل بوتے پر اس کی تیل صاف کرنے کی صلاحیت کو دوگنا کر سکتے ہیں، لیکن اس سلسلے میں بھی ہمیں درکار ہر مدد سوویت یونین سے مل سکتی ہے۔

ہندستان کے تیل کی پیداوار اور تیل صاف کرنے کی صلاحیت بڑھانے کے منصوبے کے پس منظر میں اس شعبہ میں سوویت ہند تعاون کے کیا امکانات ہیں؟

تیل کے شعبے میں ہند سوویت تعاون ۲۰ سال پرانا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہے۔ اس وقت کئی سوویت ماہرین تیل اور قدرتی گیس کمیشن کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔ سوویت تعاون سے ڈرلینگ ٹکنالوجی کا ایک انسٹی ٹیوٹ قائم کرنے کی تجویز ہے۔ سوویت ماہرین کی مدد سے مغربی بنگال میں تیل کی تلاش کی حکمت عملی بھی تیار کی جا رہی ہے۔ ذخائر کے جائزہ سے متعلق انسٹی ٹیوٹ کے کچھ خاص شعبوں کے لئے بھی ہم سوویت ماہرین کی مدد لینا چاہتے ہیں۔ سوویت یونین متھرا میں تیل صاف کرنے کے کارخانے کے قیام میں بھی ہمارے ساتھ تعاون کر رہا ہے۔

سوویت یونین تیل پیدا کرنے والا ایک سب سے بڑا ملک ہے۔ اور اسے وسیع تجربہ حاصل ہے۔ ہندستان کی تیل کی پیداوار اور تیل صاف کرنے کی صلاحیت بڑھانے کے منصوبے کے پیشِ نظر ہند سوویت طویل مدتی تعاون کے اچھے امکانات ہیں۔ سوویت ٹکنالوجی دنیا میں اپنی ساکھ قائم کر چکی ہے، اس لئے مجھے یقین واثق ہے کہ ہمارے درمیان اس شعبے میں تعاون کسی رکاوٹ کے بغیر جاری رہے گا۔ چونکہ دنیا تیزی سے ترقی کر رہی ہے اور روزانہ کوئی نئی چیز سامنے آ رہی ہے، اس لئے کوئی ملک جب کوئی نئی چیز بناتا ہے تو دو دوست ملکوں کے درمیان اس کا تبادلہ ہونا قدرتی بات ہے۔ ہمارے ملک نہ صرف ایک دوسرے کے دوست، بلکہ ایک دوسرے کے رفیق بھی ہیں۔ بین الاقوامی میدان میں ہم قدم بہ قدم ساتھ رہے ہیں۔

ہندستان ۱۹۶۰ء سے سوویت یونین سے تیل کی مصنوعات درآمد کر رہا ہے۔ ۱۹۶۷ء میں ہندستان نے سوویت یونین سے ۱۲ لاکھ ٹن یہ مصنوعات درآمد کی تھیں۔ ۱۹۷۷ء میں ۱۴ لاکھ ٹن تیل کی مصنوعات درآمد کی جائیں گی جبکہ ۱۹۸۰ء تک یہ مقدار ۱۷ لاکھ ٹن ہو جائے گی۔ ۱۹۷۷ء سے تجارتی منصوبے میں خام تیل کی درآمد بھی شامل کر لی گئی ہے اور سوویت یونین نے اپریل تا دسمبر ۱۹۷۷ء کے دوران ۱۰ لاکھ ٹن خام تیل سپلائی کرنا منظور کر لیا ہے۔

اس قلت کے پیشِ نظر جو ہندستان کو کافی عرصہ تک درپیش رہے گی اور تیل کے ذخائر کے معاملے میں سوویت یونین کی اچھی پوزیشن کے پیشِ نظر، میں یہ امید کرتا ہوں کہ ہمیں آپ کا تعاون ملتا رہے گا۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

قانون ساز کیا کہتے ہیں

یوہی شیبالن

سوویت یونین کی اعلیٰ سوویت اپنے اکتوبر کے اجلاس میں نئے آئین کے مسودے پر بحث کرے گی۔ ملک گیر بحث مباحثے کے دوران ظاہر کئے جانے والے خیالات اور تخمینہ جات کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے ضروری ترمیمات کے بعد اسے ملک کے نئے بنیادی قانون کی حیثیت حاصل ہو جائے گی، یہ ملک گیر مباحثہ ۴ جون ۱۹۷۷ء کو مسودے کی اشاعت کے بعد سے ہی وسیع پیمانے پر جاری ہے۔ کسی بھی مسودۂ قانون کی طرح جسے اس ملک میں عوامی بحث مباحثے کے لئے روایتاً جاری کیا جاتا ہے نئے آئین کے اس مسودے پر بھی سوویت یونین کے تقریباً ۵۰ ہزار اداروں، اجتماعی و ریاستی فارموں، دفاتر نیز تعلیمی اور تحقیقی اداروں میں سے عملاً ہر ایک میں اس بحث مباحثے کا اہتمام کیا گیا ہے۔ ابتداً عوامی جلسوں نے اصولی اعتبار سے اس مسودے کو اپنی منظوری دی، بعد ازاں زیادہ تفصیلی بحث و مباحثے کا، سلسلہ شروع ہوا۔

سوویت یونین کی اعلیٰ سوویت کی مجلسِ صدارت اور مقامی حکام کو مسلسل لیننے خطوط موصول ہو رہے ہیں جن میں سوویت مردوں اور عورتوں کی طرف سے ترمیمات و اصلاحات کے مشورے دیئے جا رہے ہیں۔ اخبارات میں اس بحث و مباحثے کی تفصیلات پورے پورے صفحے پر شائع ہو رہی ہیں۔ صرف ایک اخبار پراودا میں گذشتہ جون کے ۲۰ دنوں کے دوران ۴۷ ترمیمات و تجاویز پر مشتمل ۱۹۵ مراسلات اور دیگر چیزیں شائع کی گئیں۔

آیئے دیکھیں کہ اس مسودے کے بارے میں خود قانون سازوں کی کیا رائے ہے جو اس موسمِ خزاں میں اس کے بارے میں قطعی فیصلہ صادر کرنے کی تیاری کر رہے ہیں۔

سوویت یونین کی اعلیٰ سوویت کے تازہ ترین اجلاس میں جو جون کے وسط میں منعقد ہوا تھا مستقبل کے دستور کے بعض پہلوؤں پر پہلے ہی بحث و مباحثہ ہو چکا ہے، حالانکہ اس کے ایجنڈے میں دوسرے موضوعات بھی شامل تھے۔

یہ بات فطری تھی کیونکہ یہ ایک ایسی دستاویز ہے جس سے ہر ایک سوویت شہری اور اس سے بھی زیادہ ہر ایک قانون ساز کو براہ راست دلچسپی ہے۔

اجلاس کے بعد میں نے سوویت یونین کی اعلیٰ سوویت کے متعدد نمائندگان سے انٹرویو لیا۔ تقریباً ہر ایک انٹرویو ان الفاظ کے ساتھ شروع ہوا: "پہلی بات تو یہ کہ میں اس کی تائید کرتا ہوں۔۔۔۔"

لیکن لوگوں کی طرف سے پیش کی جانے والی ترمیمات و تجاویز کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے، کیا یہ بات ممکن ہے کہ اس مسودے کو پیشگی طور پر منظور کیا جا سکتا ہے؟

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اس سوال کے چھ جواب ملاحظہ فرمائیں۔

کائیزیل کی ایک تعمیراتی کارکن ماریا سافرونووا نے کہا:

"میرا ایقان ہے کہ ترمیمات و سفارشات کی تعداد جتنی ہی زیادہ ہوگی مستقبل کا دستور اتنا ہی جامع اور واضح ہوگا۔ پراودا میں میں نے ایک معالج، ڈاکٹر کو بیلووا کا ایک مضمون پڑھا ہے۔ انھوں نے تجویز پیش کی ہے کہ سوویت خواتین کے حقوق سے متعلق دفعہ ۳۵ میں درج ذیل کا اضافہ کر دیا جائے:

'سورما ماؤں کو بھی سوشلسٹ محنت کے سورماؤں جیسے حقوق و مراعات حاصل ہوں گی' میں تو اکی خود اختیار جمہوریہ میں رہتی اور کام کرتی ہوں۔ وسطی ایشیا ہی کی طرح وہاں بھی بڑے بڑے خاندان پائے جاتے ہیں۔ میں اس بات سے واقف ہوں کہ ریاست کی تمام تر فراخدلانہ اور بڑھتی ہوئی امداد کے باوجود ایک ہی کنبے میں بہت سے بچوں کی پرورش و پرداخت کتنا مشکل کام ہے۔ یہی وجہ ہے کہ میں اس ترمیم کی تائید کرتی ہوں۔"

لینن گراد کے حرفہ جاتی اسکول نمبر ۹۰ کے ایک فورمین النسٹر کٹر لورس ژدراولیف نے کہا:

"میں کئی بار منتخب ہو چکا ہوں، پہلی بار روسی وفاق کی اعلیٰ سوویت کے نمائندہ کی حیثیت سے اور بعد ازاں سوویت یونین کی اعلیٰ سوویت کے نمائندہ کی حیثیت سے مجھے منتخب کیا گیا ہے۔ ہمارے شہر میں اور غالباً اس معاملے میں دوسرے شہروں میں بھی، نئے آنے والوں، نئے شادی شدہ جوڑوں کی رہائش کے لئے کمرے کی فراہمی ایک مستقل مسئلہ بنی ہوئی تھی: دوسری عالمی جنگ کے دوران سوویت یونین میں ۷۰۰ شہر اور قصبات کھنڈر بن گئے تھے اور لینن گراد جس نے ۹۰۰ دن تک محاصرے کا مقابلہ کیا تھا گولہ باری سے بُری طرح تباہ و برباد ہو گیا تھا۔

"اب مسئلے کی نوعیت بالکل ہی دوسری ہے: کوئی بھی شخص کسی عمارت کے ایک کمرے میں منتقل نہیں ہونا چاہتا، ہر شخص اپنے لئے پورے فلیٹ کا مطالبہ کرتا ہے اور کم از کم ۱۰۰ میں سے ۹۰ لوگوں کا یہ مطالبہ (ریاست کے اخراجات پر) پورا ہوتا ہے۔ یہ رہائشی سہولت کی فراہمی کی عملی شکل کی مثال ہے جس کی نئے آئین میں ضمانت دی گئی ہے۔

"نئے بنیادی قانون (آئین) میں سوویت زندگی کے ہر میدان میں حاصل شدہ اہم کامیابیوں کو درج کیا گیا ہے۔ جہاں تک ترمیمات و تجاویز کا تعلق ہے تو وہ مسودے کے کمزور نہیں بلکہ مضبوط پہلو کی نشاندہی کرتی ہیں، جس نے ہر ایک سوویت شہری کی دلچسپی کو اُبھارا ہے۔ ہر ایک شخص اپنی نجی رائے کا اظہار کرنا چاہتا ہے۔"

ازبکستان کی سائنس اکادمی کے صدر عابد صادقوف نے کہا:

"میں یونین میں شامل ایک جمہوریہ کے نمائندے کی حیثیت سے مسودے کی تائید کرتا ہوں۔ سوویت یونین میں معاشی اور ثقافتی ترقی کے میدان میں قوموں کی مساوات صرف قانونی طور پر ہی نہیں بلکہ عملاً بھی حاصل کی گئی ہے۔

"ذرا موازنہ کیجئے: ۱۹۰۶ء کی مردم شماری سے یہ وحشتناک نتیجہ نکلتا تھا کہ وسطی ایشیا میں عام خواندگی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کی سطح ۶۰۰ ۴ برسوں میں حاصل کی جاسکتی ہے۔ سوویت نظام نے اس مدت کو سویں حصے تک گھٹا دیا۔ اس وقت تنہا ازبکستان میں تین یونیورسٹیاں اور ایک سائنس اکادمی کام کر رہی ہیں۔

بریات قومی علاقے کے اگنسک ضلع کی سوویت کے صدر نشین ٹی۔ سوکتوئیف نے کہا:

"اس ملک کے تمام ۱۰ قومی علاقوں کو نئے آئین کے تحت خود اختیار علاقہ قرار دیا جائے گا۔ اس کا مطلب یہ ہوگا کہ انھیں معاشی و ثقافتی سرگرمیوں اور صحتِ عامہ کی خدمات کے نظم و نسق کے معاملے میں اور بھی زیادہ وسیع اختیارات حاصل ہوں گے، اور یہ بات بھی بہرحال ذہن نشین رہنی چاہیے کہ ۴۰ سال قبل جب موجودہ آئین کو منظوری دی جانے والی تھی تو سائبیریا اور شمال کی چھوٹی چھوٹی قومیتوں کے پاس اپنی تحریری زبان بھی نہیں تھی۔"

بشکیریا کے ایک ڈرلنگ فورمین ایچ سلطانوف نے کہا:

"میں سوویت یونین کی اعلیٰ سوویت اور توئی مازا کی شہری سوویت کا نمائندہ ہوں۔ دونوں ہی کی غالب اکثریت مزدوروں پر مشتمل ہے اور یہ بات فطری بھی ہے: اس وقت ملک کی آبادی کا دو تہائی حصہ سوویت مزدور طبقے پر مشتمل ہے۔ سوویتوں میں بہت سے کسان اور آبادی کے دوسرے حصوں کے نمائندے بھی ہیں۔ سوویتیں ایک طرح سے ہماری تمام عوام کی ریاست کا آئینہ ہیں۔ انھیں جیسا کہ نئے آئین کے مسودے میں کہا گیا ہے، عوام کے نمائندگان کی سوویتیں کہنا بالکل فطری ہوگا۔ اس سے اور لاکھوں لوگوں کو ان کے کام میں مدد دینے کی ترغیب ملے گی۔ اس وقت میرے علاقے کے سیکڑوں رائے دہندگان میری مدد کر رہے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ نئے بنیادی قانون کی توثیق کے بعد ان کی تعداد اور بھی بڑھ جائے گی۔ اور ریاست کے نظم و نسق کو چلانے میں جتنے زیادہ لوگ شریک ہوں گے، جمہوریت اتنی ہی زیادہ بھرپور اور کامل بنے گی۔ نئے آئین کے مسودے کو منظور کرنے کا مطلب، سب سے زیادہ، سوشلسٹ جمہوریت کو بہتر بنانے کے عمل کی تائید کرنا ہوگا۔"

تبلیسی کے مشین ٹول بنانے والے پلانٹ کے ایک ٹرنر (خراد کا کام کرنے والا) ورواب سارالیدزے نے کہا:

"میں نے اور میرے دوستوں نے مسودۂ آئین میں سوویت یونین کی امن کی خارجہ پالیسی سے متعلق ایک خصوصی باب کی شمولیت کا خیر مقدم کیا ہے۔ یہ بات منطق کے عین مطابق ہے۔ بنیادی قانون صرف گذشتہ ۴۰ برسوں کے دوران حاصل کردہ کامیابیوں کی ہی ضابطہ بندی نہیں کرے گا، بلکہ کام، تعلیم، صحت کو بہتر بنانے اور طویل زندگی کے حق کے بھرپور استعمال کے لئے موجودہ اور آئندہ نسلوں کو اور زیادہ مواقع بھی فراہم کرے گا۔ تاہم، یہ ساری چیزیں صرف اس صورت میں ہی ممکن بن سکتی ہیں جب امن کو محفوظ طور پر یقینی بنایا جا چکا ہو۔ امن روئے زمین پر زندگی کی ضمانت ہے۔"

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

قیمت : فی کاز

Regd. No. D (C) 145

سوویت لینڈ مطبوعات کے خریدار بنئے اور پڑھیئے

Soviet Land

سوویت ہند دوستی کا رسالہ جو مہینے میں دو بار انگریزی اور ۱۲ ہندستانی زبانوں میں شائع ہوتا ہے۔

زرِ خریداری:
انگریزی ایڈیشن — ایک سال — ۷ روپے اور
۳ سال — ۱۴ روپے۔ ہندستانی زبانوں میں
ایک سال — ۶ روپے۔ ۳ سال — ۱۲ روپے

Youth Review

انگریزی اور ہندی میں ۸ صفحات پر مشتمل باتصویر ہفتہ وار سوویت نوجوانوں کے بارے میں ہندستانی نوجوانوں کے لئے۔

زرِ خریداری:
انگریزی اور ہندی میں ہر ایک ایڈیشن کے لئے —
ایک سال — ۴ روپے، ۳ سال — ۱۰ روپے

SOVIET REVIEW

سوویت پریس کا ڈائجسٹ۔ انگریزی اور ۱۱ ہندستانی زبانوں میں مہینے میں ۵ شمارے۔

زرِ خریداری:
انگریزی اور ہندستانی زبانوں میں، ہر ایک ایڈیشن کے لئے —
ایک سال — ۴ روپے، تین سال — ۱۰ روپے

Sputnik Junior

ہندستانی بچوں کے لئے انگریزی اور ہندی میں
سے آخر تک باتصویر ماہنامہ۔

زرِ خریداری:
انگریزی اور ہندی میں، ہر ایک ایڈیشن کے —
ایک سال — ۵ روپے، ۳ سال — ۱۵ روپے

PANORAMA

روسی زبان کا پہلا ہفتہ وار باتصویر جائزہ انگریزی اور ہندی میں۔

زرِ خریداری:
انگریزی اور ہندی میں، ہر ایک ایڈیشن کے لئے —
ایک سال، تین سال — ۳۰ روپے

براہ کرم اپنا زرِ خریداری براہ راست منی آرڈر/کراس کئے ہوئے پوسٹل آرڈر/کراس کئے ہوئے بینک ڈرافٹ سے مندرجہ ذیل پتہ پر بھیجئے:

سوویت لینڈ آفس، ۲۵، بارہ کھمبا روڈ، نئی دہلی ۱

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

Entered in Database

Signature with Date

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar